عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۶ | ۱۱ تا ۱۷/ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ مطابق یکم تا ۷/مئی ۲۰۰۷ء | شمارہ: ۱۷

قیمت: ۷ روپے

تاجدار ختم نبوت
کے نام پر قربان
ہونے والے سینے
ختم نہیں ہوسکتے

سیرت واخلاق کی تعمیر میں حدیث کا کردار

فرقہ واریت کی آگ بھڑکانے کی سازش

قادیانیوں کے بعض فرقوں کے باہمی اختلافات

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

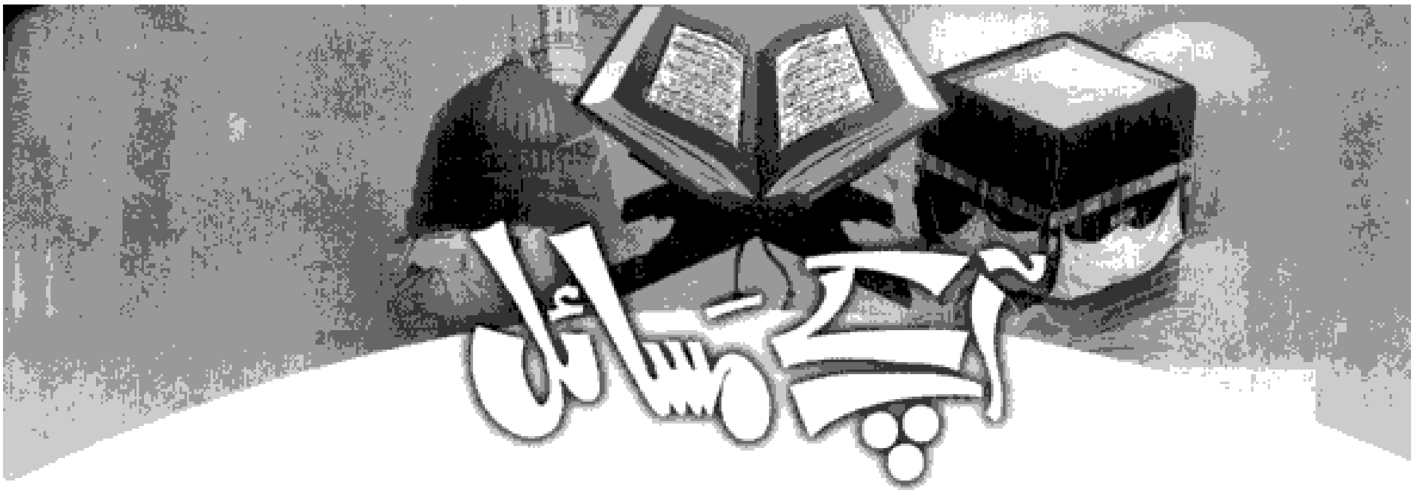

بیک وقت دی گئی تین طلاق:

(کاشف سمیع' میر پور خاص)

س: میں نے اپنی بیوی کو خط کے ذریعے تین طلاق لکھ کر بھیجی' جو اس کو مل گئی' لیکن میں نے چند علماء سے سنا ہے اور میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دینا صحیح نہیں ہے اور یہ خط ایک ہی طلاق شمار ہوگی' کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیات طیبہ میں ایسا ہی ہوتا رہا ہے' میں نے ایک عالم سے فتویٰ بھی لیا اور دو آدمیوں کی موجودگی میں رجوع نامہ لکھا اور اس کو بیوی کو ارسال کردیا' جو انہوں نے قبول کرلیا' لیکن اس کے گھر والوں نے آنے نہیں دیا اور اس کی دوسری شادی کردی۔ کیا ان حالات میں دوسری شادی صحیح ہے یا نہیں؟ کیا وہ گناہ میں شمار ہوگا؟

ج: بیک وقت دی گئی تین طلاقیں واقع ہوجاتی ہیں' اس پر حضرات صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے اور چاروں ائمہ کا بھی اس پر اتفاق ہے۔ لہٰذا آپ کی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہوچکی ہیں' اور وہ آپ کی بیوی نہیں رہی۔ آپ کا اس سے رجوع کرنا' یا رجوع نامہ لکھنا صحیح نہیں ہے' آپ کی بیوی کے گھر والوں نے صحیح کیا ہے۔ ان کو چاہئے کہ عدت کے بعد اب اس کا کہیں دوسری جگہ عقد نکاح کردیں۔

ہاں یہ بات دوسری ہے کہ تین طلاقیں بیک وقت دینا خلاف سنت ہے اور بُرا ہے' لیکن اگر کسی نے ایسا کرلیا تو بہرحال تین طلاقیں ہوجائیں گی' اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی کو قتل کرنا بُرا فعل ہے' لیکن اگر کسی نے کسی کو گولی ماردی تو وہ بہرحال مرجائے گا۔

مولانا سعید احمد جلال پوری

جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کی بات ہے کہ تین بھی ایک شمار ہوتی تھی' اس کا مفہوم سمجھنے میں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ دراصل حضرات صحابہ کرامؓ ایک طلاق دیتے تھے اور اس کا تذکرہ کئی جگہ فرماتے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پوچھتے کہ ایک کی نیت تھی یا تین کی؟ وہ فرماتے: ایک کی' تو آپؐ اس کو ایک قرار دیتے' اس لئے کہ اگر کسی نے تین دے کر ایک کا کہا ہوتا تو وحی کے ذریعہ اس کی تکذیب ہوجاتی' مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں اب وحی کا ذریعہ ختم ہوگیا' اب ان کے پاس طلاق دینے والے کی نیت ایک اور تین میں امتیاز کا کوئی ذریعہ نہیں تھا' اس لئے انہوں نے فرمایا کہ ہم تو الفاظ کو دیکھیں گے' جس نے تین بار کہا ہم اس کی تین طلاق سمجھیں گے' اور اس پر پوری صحابہ کی جماعت کا اجماع ہوگیا۔ مگر افسوس کہ حضرت عمرؓ کے دشمنوں کو ان کی بلکہ صحابہ کرام کی اس اجتہادی سوچ اور اجماع سے اختلاف ہے۔

سجدہ سہو اور اس کا طریقہ:

(عبدالمالک مگسی' کوئٹہ)

س: سجدۂ سہو کا طریقہ کیا ہے؟ یہ کن حالات میں واجب ہوتا ہے؟

ج: ترک واجب' تاخیر واجب یا تاخیر فرض کی صورت میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں "عبدہ ورسولہ" تک تشہد پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرلئے جائیں اور پھر تشہد' درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیرلیا جائے۔

☆☆..........☆☆

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

جلد: ۲۶ شمارہ: ۱۷ ۱۱ تا ۱۷/ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ مطابق یکم تا ۷/مئی ۲۰۰۷ء

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین محدث بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری

علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا بشیر احمد

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی — مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا — کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ • منظور احمد میو ایڈووکیٹ

اس شمارے میں

فرقہ واریت کی آگ بھڑکانے کی سازش	اداریہ	۴
سیرت و اخلاق کی تعمیر میں حدیث کا کردار	مولانا سید محمد رابع حسنی	۸
نمازیں سنت کے مطابق ادا کیجئے	مفتی محمد سلمان منصور پوری	۱۰
کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	بابو شفقت قریشی سہام	۱۳
اصلاح و محاسبہ نفس	حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ	۱۵
قادیانیوں کے بعض فرقوں کے باہمی اختلافات	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	۱۸
تاجدار ختم نبوت کے نام پر قربان ہونیوالے……		۲۱

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۸۳۴۸۶-۴۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

فرقہ واریت کی آگ بھڑکانے کی سازش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

امریکا اوراس کی حلیف مغربی طاقتوں کا ہمیشہ سے یہ بھیانک کردار رہا ہے کہ اپنے مفادات کو مقدم رکھا جائے۔ چنانچہ ان کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ انہوں نے اپنے مقاصد کی تکمیل اور اپنا اُلّو سیدھا کرنے کے لئے عموماً کمزور وترقی پذیر ممالک کو اور خصوصاً مسلمانوں کو صدقہ کا بکرا بنایا ہے' اور مقصد براری تک ان سے ہرطرح کی...... چاہے زبانی کلامی ہی کیوں نہ ہو...... دوستی' حمایت' تائید اور پشت پناہی کا اظہار کیا' لیکن جوں ہی مقاصد پورے ہوئے 'ان سے آنکھیں پھیرلیں۔ چنانچہ کل تک جن اقوام وافراد کی ''ناز برداریاں'' کی جاتی تھیں' آج ان کی ''مبنی برحقیقت'' اور ''خلوص واخلاص'' پر مشتمل پالیسیوں میں بھی انہیں سو سو نقائص نظر آنے لگے' جولوگ کل تک ان کے حلیف تھے' آج وہی ان کے بدترین دشمن ہوگئے اور کل کے ہیرو آج کے دہشت گرد قرار پائے۔ اس پر کسی زیادہ غور وفکر کی ضرورت نہیں' نہ ہی کسی لمبی چوڑی ورق گردانی اور تاریخ دانی کی ضرورت ہے' بلکہ زمانہ قریب میں اس کی بے شمار مثالیں مل جائیں گی' دور کیوں جایئے' یاسر عرفات' صدام حسین' آیت اللہ خمینی' افغانستان' لبنان اور پاکستان کا قضیہ اس کی زندہ مثالیں ہیں۔

چنانچہ ایک وقت تھا کہ یاسر عرفات امریکا کی آنکھ کا تارا تھا' لیکن جب اس سے مقاصد پورے ہوگئے یا کوئی اُمید نہ رہی تو اسے ایسا بے نام کیا گیا کہ فرانس کے ایک ہسپتال میں خاموشی سے مرگیا یا ماردیا گیا۔ عراقی صدر صدام حسین سے جب کام نکل گیا یا اس سے کسی کام کی توقع نہ رہی تو نہ صرف عراق پر چڑھائی کردی گئی' بلکہ صدر صدام حسین کو پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیا گیا' اسی طرح جب امریکا کو روس سے خطرہ محسوس ہوا اور بالفعل روس نے افغانستان کے راستے گرم پانی تک پہنچنے کی غرض سے افغانستان پر حملہ کیا' تو امریکا نے نہ صرف افغان قوم کی پیٹھ ٹھونکی' بلکہ اس کی ہرقسم کی مدد کی گئی' جب مخلص مسلمان روس کے توسیع پسندانہ عزائم اور اس کی جارحانہ پیش قدمی روکنے میں کامیاب ہوگئے اور روس جیسی سپر طاقت' مسلمانوں کے مقابلہ میں شکست سے دوچار ہوگئی' تو امریکی اور مغربی مہروں نے افغانستان کے مسلمان زعماء کو باہم دست وگریبان کردیا۔

اس صورت حال سے بے چین ہوکر جب مخلص مسلمانوں اور طالبان نے تیرہ سالہ افغان جہاد کے فوائد وثمرات سمیٹنے اور پندرہ لاکھ مسلمانوں کی قربانیوں اور شہداء کے خون سے لالہ زار ارض افغانستان پر اسلامی آئین نافذ کردیا' تو امریکا اور مغربی قوتوں کے پیٹ میں مروڑ اٹھنے لگے کہ ہم نے جو کچھ سوچا تھا اس کے خلاف کیونکر ہوگیا؟ چنانچہ انہوں نے اپنے مقاصد کی تحصیل وتکمیل کے لئے نائن الیون کا ڈرامہ رچا کر افغانستان پر حملہ کردیا۔ دوسری جانب انہوں نے پاکستان پر اپنی گرفت مضبوط رکھنے کے لئے اسے نہ صرف اپنا بہترین اتحادی قرار دیا' بلکہ ایسے تمام اکابر علماء اور زعماء' جن کی آواز پر قوم اٹھ سکتی تھی' ان میں سے اکثر کو ایک ایک کرکے قتل کردیا گیا' اور جو بچ رہے' ان کو پس دیوار زنداں دھکیل دیا گیا' اس دوران پاکستان کی ''خدمات'' کو خوب سراہا گیا۔ اسی طرح جو لوگ اسلام' پاکستان اور ملت اسلامیہ کے حق میں آواز اٹھا سکتے تھے یا ایسی جماعتیں اور ادارے جو اس سلسلہ میں موثر کردار ادا کرسکتے تھے' ان کے خلاف پے درپے کریک ڈاؤن کرایا گیا' ان کو متہم وبدنام کیا گیا اور اخبارات ومیڈیا کے ذریعہ ان پر خوب تنقید کی گئی' افغانستان پر حملہ کرکے اگر ایشیائی مسلمانوں کو سبق سکھایا گیا' تو دوسری طرف عربوں کو سبق سکھانے کے لئے عراق اور صدر صدام حسین کی بغاوت کو آڑے ہاتھوں لیا گیا' عراق پر حملہ اور بغداد کو تاراج کرنے کے بعد سے اب تک عراق کے ساڑھے چھ لاکھ مسلمانوں کو تہ تیغ کردیا گیا۔ چنانچہ امریکا اور مغربی قوتوں نے یہاں بھی اپنے مقاصد کی تحصیل وتکمیل کے لئے اپنے ایجنٹوں اور وظیفہ خوروں کو استعمال کیا'

یہی وجہ ہے کہ صدام حسین کے خلاف اس سے مذہبی اور مسلکی اختلاف رکھنے والے افراد کو استعمال کر کے ایک طرف ان کے جذبات کو تسکین پہنچائی گئی‘ تو دوسری طرف اپنے مقاصد کی تکمیل بھی کی گئی۔ چنانچہ ٹی وی اور اخبارات کی فائلیں گواہ ہیں کہ صدر صدام کو پھانسی لگانے والے نقاب پوشوں نے صدام سے عراقی راہ نما ”مقتدا الصدر زندہ باد“ کے نعرے لگوانے کی بھی کوشش کی۔

بایں ہمہ جب امریکی مفادات کی تکمیل نہیں ہوسکی اور امریکا‘ افغانستان و عراق میں بُری طرح پھنس گیا‘ تو اس نے پاکستان و ایران کو اپنی شکست و ناکامی کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے ایک طرف پاکستان کو آنکھیں دکھانا شروع کر دیں‘ تو دوسری طرف ایران پر حملے کی منصوبہ بندی بھی شروع کر دی ہے۔ چونکہ دنیا بھر کے مسلمان اور غریب ممالک کے علاوہ افغانستان اور عراق کے مسلمان براہ راست امریکی مظالم کا شکار ہیں‘ اس لئے اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ ایران پر حملہ کی صورت میں دنیا بھر کے تمام مسلمان بلا امتیاز مسلک و مذہب‘ امریکی جارحانہ پالیسیوں کے خلاف سراپا احتجاج بن جائیں گے اور ایران کے خلاف امریکی جارحیت پر پاکستانی شیعہ‘ امریکی اتحادی بننے کی صورت میں پاکستان کے لئے مشکلات نہ پیدا کریں یا ان کی ہمدردیاں ایران کے حق میں نہ ہو جائیں‘ اس لئے امریکا اور اس کی اتحادی قوتوں کی پوری کوشش ہے کہ کسی طرح پاکستان میں شیعہ‘ سنی فسادات کو ہوا دی جائے۔ چنانچہ اخبارات و میڈیا گواہ ہے کہ اس کی شروعات ہو چکی ہیں‘ جس کے واضح آثار و قرائن یہ ہیں کہ آج سے تین سال قبل شہید ہونے والے امام المجاہدین حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ اور شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کے قاتل‘ جو باوجود سو سو احتجاجوں کے اب تک کہیں نہیں مل پائے تھے‘ بلکہ ایسا لگتا تھا کہ ان کو زمین کھا گئی ہے یا وہ آسمان پر چلے گئے ہیں‘ جس کی وجہ سے شہداء کے متعلقین مایوس ہو کر بیٹھ گئے تھے‘ اب اچانک اور ایک دم ایک شخص ان کے قاتل کی حیثیت سے گرفتار ہو گیا اور اس نے تمام وارداتوں کا اعتراف بھی کر لیا ہے‘ اور خیر سے اس کا تعلق بھی شیعہ فرقہ سے بتلایا جا رہا ہے‘ چنانچہ اس سلسلہ کی خبر ملاحظہ ہو:

”کراچی (اسٹاف رپورٹر) معروف عالم دین مفتی نظام الدین شامزئی‘ مفتی جمیل‘ مولانا اعظم طارق اور ان کے ساتھیوں کے قتل میں ملوث کالعدم تنظیم کے مبینہ دہشت گرد حماد ریاض نقوی کو ملیر سٹی اسوان ٹاؤن میں اتوار کو چھاپہ مار کر گرفتار کر لیا۔ اس کے ساتھی عسکری‘ رؤف اور اسلام آباد پولیس کا سپاہی قلب عباس موقع سے فرار ہو گئے‘ اس گروہ کا سربراہ ملتان کا ایک ڈاکٹر ہے‘ ملزمان کی رہائش گاہ سے پولیس نے ایک کلاشنکوف‘ دو ہینڈ گرنیڈ‘ ایک ٹی ٹی پستول برآمد کر لیا۔ کالعدم تنظیم سپاہ محمد سے تعلق رکھنے والے ان دہشت گردوں نے سندھ اور پنجاب میں مذہبی شخصیات کو قتل کیا۔ سی آئی ڈی کے اعلامیہ کے مطابق ایس پی سی آئی ڈی راجہ عمر خطاب اور ڈی ایس پی مظہر مشوانی کی نگرانی میں پولیس کی بھاری نفری نے ملیر سٹی اسوان ٹاؤن میں چھاپہ مارا اور وہاں سے خطرناک ملزم حماد ریاض نقوی کو گرفتار کر لیا جبکہ اس کے ساتھی عسکری‘ رؤف اور قلب عباس فرار ہو گئے۔ ملزم نے دوران تفتیش بتایا کہ اس نے اپنے ساتھی عسکری‘ رؤف اور قلب عباس کے ہمراہ جمشید ٹاؤن میں ۱۸/مئی ۲۰۰۴ء کو مولانا مفتی نظام الدین شامزئی پر حملہ کیا‘ جس سے مفتی شامزئی اور ان کا بیٹا رفیق الدین اور خیر محمد زخمی ہو گئے تھے اور ۹/اکتوبر ۲۰۰۴ء کو جمشید کوارٹرز میں ملزمان نے مولانا مفتی جمیل احمد‘ مولانا نذیر احمد تونسوی سیکریٹری انفارمیشن عالمی مجلس ختم نبوت پر حملہ کیا جس سے دونوں جاں بحق ہو گئے تھے‘ جبکہ ۲۴/جون ۲۰۰۵ء کو پریڈی کے علاقے میں فائرنگ کر کے مذہبی اسکالر مفتی عتیق الرحمٰن‘ ان کے بیٹے عمار عتیق الرحمٰن اور مولانا ارشاد الحق کو ہلاک کر دیا تھا۔ ۳۰/جنوری ۲۰۰۵ء کو فیروز آباد تھانے کی حدود طارق روڈ پر موجود کالعدم تنظیم سپاہ صحابہ کے مرکزی شوریٰ کے رکن اور لیگل ایڈوائزر ہارون قاسمی پر حملہ کر کے انہیں زخمی کیا اور بعد ازاں انہیں ملزمان نے ہارون قاسمی کے والد اسحٰق قاسمی اور ان کے محافظ محمد عقیل پر حملہ کیا‘ جس سے دونوں ہلاک ہو گئے تھے۔ پی آئی بی کے علاقے پرانی سبزی منڈی کے قریب ملزمان نے فائرنگ کر کے کالعدم سپاہ صحابہ کے کارکن موٹر مکینک اختیار کو ہلاک کیا اور ۶/اکتوبر ۲۰۰۳ء کو موٹر وے پر اسلام آباد کے قریب ٹول پلازہ پر فائرنگ کر کے ملت اسلامیہ پاکستان کے امیر مولانا اعظم طارق سمیت ان کے ساتھی کو ہلاک کر دیا گیا۔“

جبکہ اسلام آباد پولیس نے چند روز قبل مدثر اور محمد علی کو اسلام آباد سے گرفتار کرلیا تھا جبکہ کانسٹیبل قلب عباس نے اعظم طارق کے قتل کے بعد اپنا تبادلہ کراچی میں کرالیا تھا۔ سی آئی ڈی کے مطابق مذہبی دہشت گردوں کے اس گروہ کا سرغنہ ملتان کا ڈاکٹر منتظر علی ہے۔ ملزمان کی گرفتاری کے لئے پولیس دیگر مقامات پر چھاپے مار رہی ہے۔'' (روزنامہ ''جنگ'' کراچی ۵/مارچ ۲۰۰۷ء)

اس کے ساتھ ہی ملتان میں دہشت گردی کی عدالت کے جج پر خودکش حملہ اور اس واردات کے پس منظر کے طور پر یہ اطلاع کہ متاثرہ جج لشکر جھنگوی کے ملک اسحق کے مقدمہ کی سماعت کے بعد فیصلہ کرنے والے تھے‘ اسی طرح ۱۰/مارچ ۲۰۰۷ء کی روزنامہ جنگ کراچی کی یہ خبر کہ سکھر سے ایک خودکش حملہ آور کو گرفتار کیا گیا ہے‘ جس کا تعلق لشکر جھنگوی سے ہے اور وہ سکھر میں چہلم کے جلوس پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کررہا تھا وغیرہ‘ کیا یہ ملکی امن وامان کی فضا خراب کرنے اور فرقہ واریت کو ہوا دینے کے مترادف نہیں؟

آخر کیا وجہ تھی کہ مسلسل کئی سال تک تو شہداء کے قاتلوں سے صرف نظر کیا جاتا رہا؟ اور اب اچانک ان کو گرفتار کرکے کیوں پیش کردیا گیا؟ اور اس نے تمام اعتراف کیونکر کرلئے؟ صرف اس لئے کہ جس طرح حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ مولانا مفتی عبدالسمیع شہیدؒ اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قاتلوں کو چھوڑ دیا گیا ہے‘ انہیں بھی چھوڑ ہی دیا جائے گا‘ البتہ وقتی طور پر انہیں اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کرنا ہے اور بس...... بلاشبہ معمولی عقل وفہم کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ سارے تانے بانے فرقہ واریت کی آگ بھڑکانے کے لئے ہی ہیں‘ چنانچہ اس کا کچھ اندازہ صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کے اس بیان سے بھی ہوتا ہے:

''اسلام آباد (ایجنسیاں+ٹی وی رپورٹ) صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ میرے لئے سب سے اہم بات پاکستان کی سلامتی اور استحکام ہے اور ہمیں امریکا سمیت کسی سے کوئی خطرہ نہیں‘ اگر ایران پر حملہ ہوتا ہے تو سب سے پہلے ہمیں اپنے آپ کو بچانا چاہئے‘ ایران پر حملے سے صرف پاکستان کے لئے نہیں بلکہ پورے خطے کے لئے مسائل پیدا ہوں گے اور اس سے فرقہ واریت کا مسئلہ بھی سامنے آئے گا‘ ایسی باتیں بے بنیاد ہیں کہ ہم امریکا کے آگے جھکے ہوئے ہیں......'' (روزنامہ ''جنگ'' کراچی‘ مورخہ ۷/مارچ ۲۰۰۷ء)

ان حالات وواقعات اور آثار وقرائن سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امریکا بہادر اور اس کے وفادار‘ ایران پر امریکی حملہ کی صورت میں پاکستان میں فرقہ واریت کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں اور امریکا حسب سابق اپنے مفادات کی تحصیل وتکمیل کے لئے ایک بار پھر مسلمانوں کو اپنے مقاصد کی قربان گاہ پر ذبح کرنا چاہتا ہے۔

اس لئے شیعہ‘ سنی زعماء کو چاہئے کہ امریکی سازش سے ہوشیار رہیں اور اس کے لئے استعمال نہ ہوں‘ ہر دو فرقوں کے ذمہ داران کا فرض ہے کہ اپنے جذباتی کارکنوں کو سمجھائیں کہ وہ اس دلدل میں کودنے سے بچیں اور امریکی مفادات کی تکمیل سے گریز کریں۔ بصورت دیگر ان کی داستان تک نہ ہوگی‘ داستانوں میں۔

عام انتخابات سے قبل جداگانہ طریقہ انتخاب کو بحال کیا جائے

ملک میں ایک عرصہ تک جداگانہ طریقہ انتخاب رائج رہا‘ جس کے تحت قومی اور صوبائی اسمبلی کے انتخاب میں مسلم وغیر مسلم کے لئے علیحدہ علیحدہ طریقہ کار نافذ تھا‘ جس پر اقلیتوں‘ ان سے بڑھ کر امریکا‘ مغربی ممالک‘ این جی اوز‘ دوسرے بے دینوں اور ان کے ترجمان ذرائع ابلاغ کو شدید اعتراض تھا اور وہ اس کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی تصور کرتے تھے‘ کیونکہ ان کے نزدیک بحیثیت انسان‘ مسلم وغیر مسلم کے حقوق برابر ہیں‘ بلکہ اکثر صورتوں میں غیر مسلموں کو مسلمانوں پر فوقیت حاصل ہے۔ چنانچہ ان کے پُرزور مطالبہ کے پیش نظر روشن خیالی کے علمبرداروں نے انتخابات میں اعتدال پسندی کے تصور کو اجاگر کرنے کے لئے جداگانہ طریقہ انتخاب کو منسوخ کرکے مخلوط طریقہ انتخاب کا طریقہ کار رائج کیا‘ جس کے تحت انتخابی فہرستوں میں مسلم وغیر مسلم کی تفریق ختم کردی گئی۔ جداگانہ طریقہ

انتخاب سے اقلیتوں کو فائدہ پہنچا‘ یا نقصان؟ اس کا اندازہ لگانے کے لئے اقلیتی نمائندوں کا درج ذیل بیان ملاحظہ فرمائیے:

”اقلیتی نمائندوں نے مخلوط انتخابی نظام پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کی وجہ سے انہیں جداگانہ طریقہ انتخاب کے مقابلہ میں زیادہ پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اقلیتی ممبران نے جداگانہ طریقہ انتخاب کی بحالی کا مطالبہ کیا ہے اور پارلیمنٹ میں اپنی اصل نمائندگی کے لئے ترامیم کی تجویز پیش کی ہے۔ وہ گزشتہ روز ”پاکستان میں اقلیتوں کا تحفظ: مسائل‘ چیلنج اور درپیش مستقبل“ کے موضوع پر ایک سیمینار سے خطاب کررہے تھے۔ ممبر صوبائی اسمبلی گل سرن لال نے دعویٰ کیا کہ اسمبلی میں ان کے چناؤ نے انہیں ربراسٹیمپ بنادیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے وہ وقعت حاصل نہیں جو اسمبلی میں میرے منتخب ساتھیوں کو حاصل ہے۔ وزیراعلیٰ اور وزراء ہماری تقریبات میں شرکت سے ہچکچاتے ہیں۔“ (روزنامہ ”دی نیوز“ کراچی‘ مورخہ ۱۵/اپریل ۲۰۰۷ء ملخصاً)

مخلوط طریقہ انتخاب سے کیا کیا خرابیاں پیدا ہوئیں؟ یہ اس کی ایک ہلکی سی جھلک ہے‘ ورنہ صورت حال اس سے کئی گنا زیادہ سنگین ہے‘ نفاذ کے بعد سے لے کر اب تک ملک کی مسلم اور غیر مسلم عوام‘ دونوں کو مخلوط طریقہ انتخاب پر شدید اعتراضات ہیں‘ اقلیتی نمائندوں کا اعتراض آپ نے ملاحظہ کیا کہ مخلوط طریقہ انتخاب کی وجہ سے انہیں جداگانہ طریقہ انتخاب کے مقابلہ میں زیادہ پریشانیوں کا سامنا ہے‘ جبکہ مسلمانان پاکستان کے پیش کردہ اعتراضات کا ایک نمونہ مخلوط طرز انتخاب کے نفاذ کے فوری بعد اس وقت سامنے آیا تھا جب قادیانیوں نے اپنے نام مسلمانوں کی انتخابی فہرست میں درج کرانا شروع کئے‘ جب یہ مسئلہ درپیش ہوا تو مسلمانوں نے اس کے خلاف سختی سے آواز اٹھاتے ہوئے ان انتخابی فہرستوں پر اعتراض کیا اور قادیانیوں کی اس مذموم حرکت کی شدید مذمت کرتے ہوئے انتخابی فہرستوں کی اصلاح و درستگی کا مطالبہ کیا‘ چنانچہ ان کے اس شدید احتجاج پر حکومت نے مجبور ہوکر قادیانیوں کے نام مسلمانوں سے علیحدہ فہرست میں درج کرنے کے احکامات جاری کئے‘ جس کی بنا پر چور دروازے سے خود کو مسلمان ظاہر کرنے کی قادیانی سازش ناکام ہوگئی۔

جیسا کہ آپ نے ملاحظہ کیا کہ اقلیتوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہیں پہلے کے مقابلہ میں ”زیادہ پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے“ لیکن یہ پریشانیاں خود ان کی اپنی پیدا کردہ ہیں‘ اقلیتیں نہ وقتاً فوقتاً جداگانہ طریقہ انتخاب پر اعتراضات کرکے مخلوط طریقہ انتخاب کے نفاذ کا مطالبہ کرتیں‘ نہ اپنے مغربی آقاؤں کے ذریعہ اپنے اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے حکومت پر دباؤ ڈلواتیں‘ اور نہ اُن کو پہلے کے مقابلہ میں زیادہ پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا‘ کلہاڑی تو انہوں نے اپنے پیروں پر خود ہی ماری ہے‘ اس میں مسلمانوں کا کوئی قصور نہیں۔ اقلیتیں اگر اب بھی اپنی پریشانیوں کے سدباب کی خواہاں ہیں اور اپنے حقوق کا تحفظ چاہتی ہیں تو وہ جداگانہ طریقہ انتخاب کی بحالی کا مطالبہ کریں اور اپنے حلیفوں کے ذریعہ اس کے نفاذ کی سعی کریں۔

اقلیتوں کی پریشانیوں سے قطع نظر‘ دیکھا جائے تو مخلوط طریقہ انتخاب کا فائدہ سراسر قادیانیوں کو پہنچا ہے‘ جیسا کہ عرض کیا گیا‘ انہوں نے اپنے نام مسلمانوں کی انتخابی فہرست میں درج کرائے اور یوں اپنے آپ کو مسلمان باور کراکر مسلمانان برصغیر کی ایک صدی پر محیط اس عظیم جدوجہد پر پانی پھیرنے کی کوشش کی‘ جو انہوں نے فتنہ قادیانیت کے سدباب اور قادیانیوں کو سرکاری طور پر کافر قرار دلوانے کے لئے کی۔ لیکن مسلمانان پاکستان کے شدید احتجاج اور حکومت کی جانب سے قادیانیوں کے نام علیحدہ فہرست میں درج کرنے کے بروقت فیصلے کے بعد قادیانیوں کی ماں مرگئی اور انہیں منہ کی کھانا پڑی۔

لیکن قادیانیوں کی اس ہزیمت کے باوجود بھی حکومت کو چاہئے کہ صرف قادیانیوں کے نام علیحدہ فہرست میں درج کرنے پر اکتفا نہ کرے‘ بلکہ اقلیتوں کے حالیہ بیان کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے آئندہ عام انتخابات سے قبل جداگانہ طریقہ انتخاب کی بحالی کا اعلان کرے اور مستقبل میں ملک میں جداگانہ طریقہ انتخاب کی منسوخی یا اس پر عمل درآمد روکنے کے سدباب کے لئے قانون سازی کرکے اس کو آئین کا حصہ بنائے‘ تاکہ آئندہ کسی حکومت یا فرد واحد کی جانب سے جداگانہ طریقہ انتخاب کی منسوخی کا استیصال ہوسکے۔ امید ہے کہ حکومت‘ ملک کے نظریاتی تشخص کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ آئینی فیصلہ کرکے مسلمانان پاکستان کا دل جیت لے گی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

سیرت و اخلاق کی تعمیر میں حدیث کا کردار

مولانا سید محمد رابع حسنی

قرآن مجید کی آیت ہے:

"ان الدین عند اللہ الاسلام"

ترجمہ:...... "اللہ تعالیٰ کے یہاں دین تو اسلام ہے۔"

یعنی زندگی کا وہی طور وطریق قابل قبول ہے' جو اسلام نے بتایا ہے' ایک دوسری آیت میں فرمایا ہے:

"جو شخص اسلام کے بتائے ہوئے طریقوں کے علاوہ دوسرے طریقوں کو اختیار کرے گا تو وہ منظور نہیں کیا جائے۔"

اسلام کا بتایا ہوا طور طریق' وہ طور وطریق جو ہم کو قرآن مجید سے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے برتے اور بتائے ہوئے احکام اور عمل سے پہنچا ہے' اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کو خدائے واحد مان کر اس کی مرضی اور اس کے حکم کے مطابق طریقۂ زندگی اختیار کرنا۔ دوسرے معنوں میں اپنے کو خدائے واحد کے احکام اور مرضیات کے حوالہ کر دینا ہے' یہی اسلام کے لفظی معنی ہیں' اور مسلمان سے یہی مطلوب ہے کہ وہ خود کو اپنے پروردگار کے حوالہ کر دے' یعنی اپنی مرضی کو اس کی مرضی کا تابع کر دے۔

یہ بات اسلام کے علاوہ کسی مذہب میں نہیں ہے' اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب میں مذہب کا مطلب ایک یا کئی خداؤں کو مانتے ہوئے صرف ایک متعین طریقہ سے ان کی عبادت کر لینا ہے' ان کے یہاں مذہب' زندگی کے دوسرے پہلوؤں کے لئے کوئی متعین احکام نہیں رکھتا ہے' لیکن اسلام میں ایک محدود عقیدہ اور کچھ متعینہ شکلوں کی عبادت ہی نہیں' بلکہ عقیدہ و عبادت کے ساتھ ساتھ معاملات و معاشرت اور اخلاق کے لئے خصوصی ہدایات اور رہنمائیاں ہیں۔

اس میں عدل و انصاف' اخلاق کی درستگی اور نیکی' دوسروں کے ساتھ حسن سلوک' ظلم و زیادتی سے گریز' بے حیائی اور گندی باتوں سے پرہیز' شرافت و انسانی خوبیوں کو اختیار کرنا ہے' یہ تمام باتیں اسلام میں دین کے اندر ہی داخل ہیں' چنانچہ قرآن مجید میں جگہ جگہ انبیا علیہم السلام کے تذکرہ میں آتا ہے کہ وہ اپنی قوم کو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو' کہیں آتا ہے کہ ناپ تول میں بے ایمانی نہ کرو اور کہیں آتا ہے کہ نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو۔

اسی طرح اسلام نے دین کو پوری انسانی زندگی پر پھیلا دیا ہے اور زندگی کو اس کا پابند بنایا ہے' جس کا بیان قرآن مجید میں مختلف جگہوں پر آیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام یعنی حدیث شریف میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

اس طرح اسلام نے زندگی کے تمام پہلوؤں کو دین کے احاطہ میں کر دیا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے:

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی زیادتی سے تمام مسلمان محفوظ رہیں' ہجرت کرنے والا دراصل وہ ہے' جو ان تمام باتوں کو چھوڑ دے' جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔"

اس طرح اسلام کے ماننے والے کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ یہ معلوم کرے کہ زندگی کے مختلف پہلوؤں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم اور کیا طریق کار ضروری اور مفید ہے؟ اس کی تفصیل ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات اور احکامات میں ملتی ہیں' اور یہ احکامات آپ کی احادیث میں پھیلے ہوئے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوی زندگی تئیس سال ہوئی' تیرہ سال مکہ مکرمہ میں' جو آپ نے دین کی دعوت و تبلیغ میں صرف کی اور اس کے سلسلہ میں لوگوں کی بے انتہائی' ایذا رسانی اور دھمکیوں کو برداشت کرنے میں گزاری' آپ نے یہ سب برداشت کیا' کوئی جواب نہیں دیا' بلکہ قرآن کے حکم کے مطابق عمل کرتے رہے' جو اس مرحلہ کے لئے دیا گیا تھا کہ نماز (یعنی عبادت الٰہی) کو ادا کرو اور اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو' یعنی کسی کی شرارت اور ایذا رسانی کا جواب نہ دو' انتقام نہ لو' حتی کہ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ آئے' پھر دس سال مدینہ منورہ میں لوگوں کو دین اسلام کی طرف متوجہ کرنے اور دین اسلام کی تفصیلات بتانے اور ان پر عمل کروانے میں گزرے۔

مدینہ منورہ پہنچ کر کفار کی زیادتیوں کا جواب دینے کی اجازت ملی اور کفار نے جب مسلمانوں پر حملے کئے اور جنگیں کیں تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رفقاء کے ساتھ ان حملوں اور جنگوں کا مقابلہ کیا اور بہادری' غیرت دینی اور اسلام کو سربلند رکھنے والے جذبہ سے کام لیا' اور ان جنگوں میں بھی اعلیٰ انسانی اقدار کا لحاظ رکھا۔

آپؐ کے رفقاء اور ساتھ دینے والوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھا' کانوں سے سنا' ان سب پر عمل کیا اور اپنے بعد والوں کو سنایا اور بتایا' پھر ان کے سننے اور دیکھنے والوں نے اپنے بعد کے لوگوں کو بتایا اور سنایا' اور یہ سب حدیث شریف کے ذخیروں میں محفوظ ہو گیا۔

حدیث کے معنی گفتگو اور باتوں کے ہیں' چنانچہ حدیث رسول کا مطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں اور گفتگو کے ہوئے' اور یہ سب گفتگو اور باتیں دین اسلام کی باتیں ہوئیں' رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں' ارشادات اور ہدایات میں وہ ذخیرہ ہے' جس سے دین اسلام اپنے تمام پہلوؤں کے ساتھ سامنے آتا اور معلوم ہوتا ہے۔

اس طرح حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کے کلام ''قرآن مجید'' کے ساتھ اسلام کی تمام باتوں کا ذخیرہ اور خزانہ ہے' اسی لئے مسلمانوں کو اپنی زندگی کو دین اسلام کے مطابق کرنے کے لئے حدیث کو سننا' پڑھنا اور معلوم کرنا ہوتا ہے۔

قرآن مجید اور حدیث شریف اصلاً عربی زبان میں ہے' حدیث شریف میں ایک حصہ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان ہدایات اور رہنمائی کا ہے' جن کا تعلق زیادہ تر مذہب کے عبادتی اور معاملاتی پہلو سے ہے' اور یہ زیادہ تر فقہ کے نام سے مسائل' عبادات اور احکام الٰہی کے جاننے کیلئے باقاعدہ پڑھا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں دوسرا حصہ اخلاق و سیرت سازی سے تعلق رکھتا ہے' اور اخلاق کی درستگی' سیرت سازی' زندگی اور طور و طریق کو بہتر بنانے اور ترقی دینے میں اس کا بڑا کردار ہے' حدیث کے مسائل عبادات و فقہ تو کوئی بھی عالم دین حسب ضرورت و طلب بتا سکتا ہے اور مدرسہ میں پڑھ سکتا ہے' اور یہ سلسلہ الحمدللہ! دور اوّل کے بعد ہی سے قائم چلا آ رہا ہے' لیکن دوسرا پہلو جو اخلاق کی درستگی اور سیرت سازی کا ہے' اس کیلئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث طیبہ کا مطالعہ کرنا ضروری ہے' کیونکہ اصلاح باطن' تقویٰ اور خوف خدا' خوف آخرت سے پیدا ہوتا ہے' اور اس کے لئے حدیث شریف میں بڑا ذریعہ اور اس کے مضامین میں بڑا ذخیرہ موجود ہے۔

☆☆..........☆☆

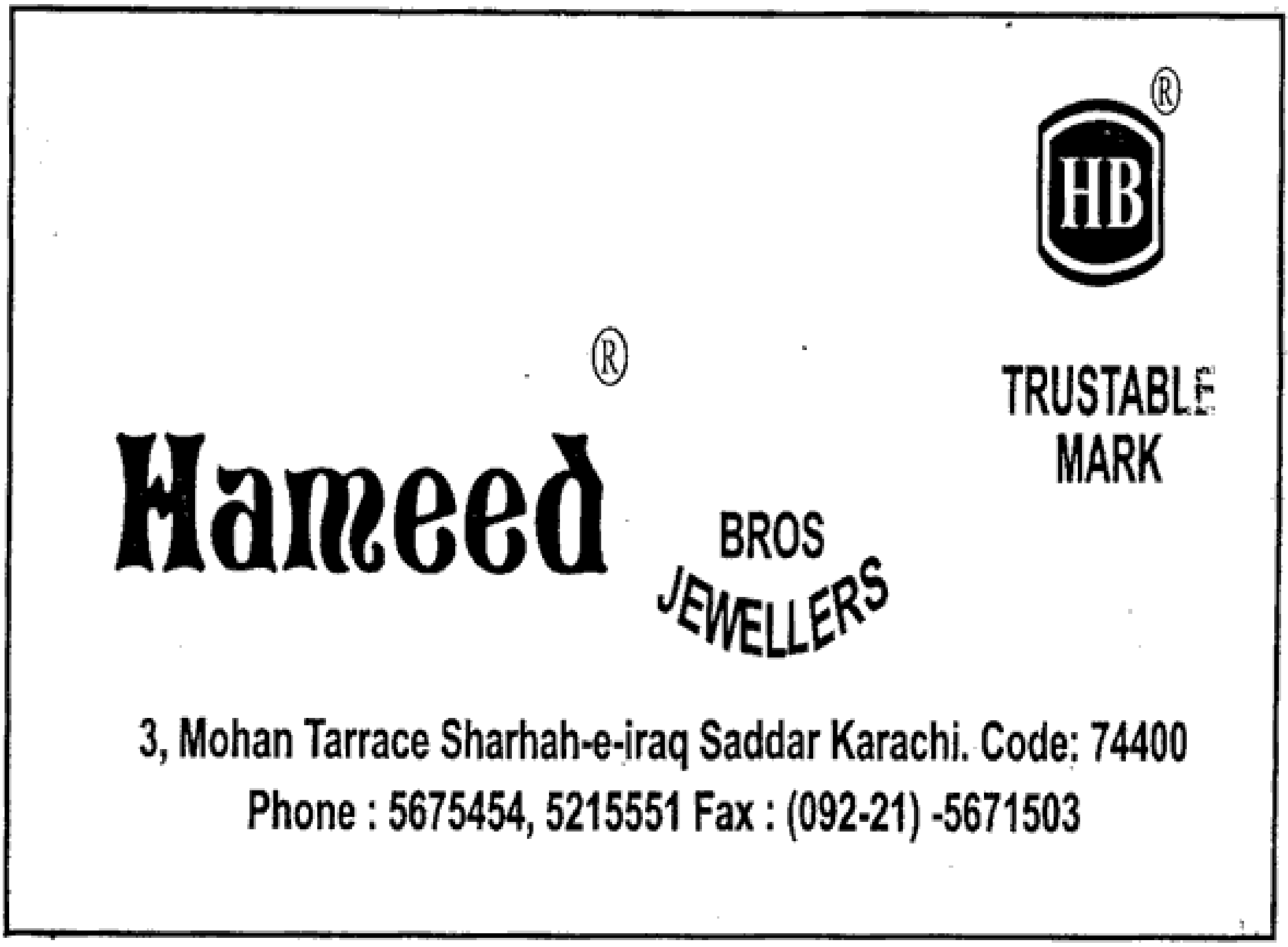

نمازیں سنت کے مطابق ادا کیجئے

مفتی محمد سلمان منصور پوری

جب مصلّٰی پر کھڑے ہوں:

☆...... نماز شروع کرنے سے پہلے مکمل خشوع وخضوع کے ساتھ دربار خداوندی میں حاضر ہونے کا تصور کریں اور دنیوی وساوس اور خیالات ذہن سے نکال دیں۔ (مجمع الانہر ۱/۹۱)

☆...... چہرہ اور سینہ قبلہ کی طرف کرلیں۔ (درمختار ۲/۱۰۸)

☆...... سیدھے کھڑے ہوں' سر یا کمر جھکا کر نہ رکھیں۔ (شامی ۲/۱۳۱)

☆...... پاؤں کی انگلیاں بھی قبلہ رخ رکھنے کا اہتمام کریں' ان کا رخ دائیں بائیں نہ ہو۔ (مستفاد: حلبی کبیر ۳۱۵)

☆...... دونوں پیر ملا کر نہ رکھیں' بلکہ ان کے درمیان کم از کم چار انگل کا فاصلہ ہونا چاہئے۔ (شامی ۲/۱۳۱ طحطاوی علی المراقی ۱۴۳)

☆...... ہر مسلمان پر ہر وقت اپنے ٹخنے کھلے رکھنا لازم ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹخنے ڈھکنے والوں کے بارے میں سخت وعید ارشاد فرمائی ہے' اس لئے نماز میں بطور خاص ٹخنے کھلے رکھنے کا اہتمام رکھیں۔ (بخاری ۲/۸۶۱)

☆...... جماعت سے نماز پڑھ رہے ہوں تو صف سیدھی رکھنے کا اہتمام کریں' اس کی آسان شکل یہ ہے کہ سب نمازی اپنی ایڑیاں صف کے کنارے پر رکھ لیں اور ٹخنے سیدھ میں کرلیں۔ (شامی ۲/۱۳۱)

☆...... صفوں کے درمیان خلا کو پُر کرلیں' اس کی مسنون شکل یہ ہے کہ ہر نمازی اپنا بازو دوسرے نمازی کے بازو سے ملا کر کھڑا ہو۔ (درمختار ۲/۳۱۰)

☆...... نمازی کی ہیئت اور لباس باوقار ہونا چاہئے' ننگے سر نماز پڑھنا' کہنیاں کھول کر نماز پڑھنا' یا حقارت آمیز کپڑے پہن کر نماز پڑھنا بارگاہ خداوندی کے آداب کے خلاف ہے۔ (درمختار ۲/۴۰۷)

جب نماز شروع کریں:

☆...... نماز شروع کرتے وقت دل میں ارادہ کریں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں' بہتر ہے کہ دل کے استحضار کے ساتھ زبان سے بھی نیت کے الفاظ کہہ لیں' لیکن زبان سے نیت کرنا لازم اور ضروری نہیں ہے۔ (درمختار ۲/۹۱'۹۴)

☆...... اس کے بعد "اللہ اکبر" کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں' ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں اور انگوٹھے کان کی لو کے بالمقابل آجائیں۔ (درمختار ۲/۱۸۳' طحاوی علی المراقی ۱۳۹)

☆...... پھر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑ لیں اور درمیان کی تین انگلیاں سیدھی کرکے اپنے حال پر چھوڑ دیں۔ (شامی ۲/۱۸۷)

☆...... خواتین دوپٹہ کے اندر سے صرف کندھے تک ہاتھ اٹھائیں اور پھر اپنے سینے پر دائیں ہتھیلی' بائیں ہتھیلی کے اوپر رکھ دیں' مردوں کی طرح حلقہ نہ بنائیں۔ (شامی ۲/۱۸۸ و درمختار ۲/۱۸۴)

قیام کی حالت:

☆...... تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھیں' جس کے الفاظ یہ ہیں: "سبحانک اللّٰھم و بحمدک و تبارک اسمک و تعالیٰ جدک و لا الٰہ غیرک"۔ (درمختار ۲/۱۸۹)

☆...... ثناء کے بعد "اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم" پڑھیں۔ (درمختار ۲/۱۹۰)

☆...... اس کے بعد "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھیں۔ (درمختار ۲/۱۹۱)

☆...... بسم اللہ کے بعد سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ اس کی ہر آیت الگ الگ سانس میں تلاوت کریں۔ (مستفاد: مسلم شریف ۱/۱۷)

☆...... پھر ہر نماز کے اعتبار سے جو سورۃ مستحب (یا جو سورۃ یاد ہو) اسے پڑھیں۔ (درمختار ۲/۱۹۳)

☆...... اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو ثناء پڑھنے کے بعد خاموش کھڑے رہیں' تعوذ و تسمیہ اور قرأت نہ کریں' خواہ نماز جہری ہو یا سری' اس لئے کہ امام کی قرأت مقتدیوں کی طرف سے بھی کافی ہے۔ (مجمع الانہر ۱/۹۵' درمختار ۲/۲۶۶)

☆...... جب امام "والضالین" کہے تو سب

مقتدی آہستہ آواز سے "آمین" کہیں۔ (حلبی کبیر ۳۰۹' درمختار ۲/ ۱۹۵)

☆..... کھڑے ہوتے وقت بالکل پرسکون رہیں' جسم کو خواہ مخواہ حرکت نہ دیں' کھجلی کے تقاضے کو حتی الامکان برداشت کریں' ناگزیر صورت ہو تو صرف ایک ہاتھ کو بقدر ضرورت استعمال کریں' اسی طرح ممکن حد تک جمائی کو روکنے کی کوشش کریں' نیز ایک پاؤں پر مکمل زور دے کر نہ کھڑے ہوں بلکہ اعتدال کے ساتھ دونوں پیروں پر برابر وزن رکھیں۔ (شامی ۲/ ۱۳۱' مراقی الفلاح مع الطحطاوی ۱۵۱)

☆..... قیام کی حالت میں نظریں سجدہ کی جگہ جمائے رکھیں۔ (درمختار ۲/ ۱۷۵)

رکوع کی حالت میں:

☆..... قرأت ختم ہونے کے فوراً بعد "اللہ اکبر" کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں۔ (درمختار ۲/ ۱۹۶)

☆..... رکوع میں اتنا جھکیں کہ کمر اور سر ایک سطح پر آجائیں۔ (درمختار ۲/ ۱۹۶)

☆..... رکوع کے دوران سر اور گردن درمیان میں رکھیں' نہ اتنا اوپر اٹھائیں کہ کمر سے اوپر ہوجائے اور نہ اتنا نیچے کریں کہ ٹھوڑی سینے سے جالگے۔ (درمختار ۲/ ۱۹۷)

☆..... پاؤں بالکل سیدھے رکھیں' ان کو خم نہ دیں۔ (شامی ۲/ ۱۹۷)

☆..... دونوں پیر برابر رکھیں' انگلیاں قبلہ رخ رکھیں اور دونوں پیروں کے درمیان کم از کم چار انگل کا فاصلہ رکھیں۔ (حلبی کبیر ۳۱۵' شامی ۲/ ۱۳۱)

☆..... ہاتھ کی انگلیاں کھول کر گھٹنے اچھی طرح سے پکڑلیں۔ (درمختار ۲/ ۱۹۶)

☆..... رکوع کی حالت میں بازو سیدھے رکھیں' رانوں پر نہ ٹیکیں اور نہ کمان کی طرح خمیدہ کریں۔ (مراقی الفلاح ۱۵۴)

☆..... رکوع میں نظریں دونوں قدموں پر جمائے رہیں۔ (درمختار ۲/ ۱۷۵)

☆..... عورت رکوع میں صرف اس حد تک جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور وہ انگلیاں کھول کر گھٹنوں کو نہ پکڑے بلکہ صرف انگلیاں گھٹنوں پر رکھ لے۔ (شامی ۲/ ۱۹۷)

☆..... رکوع میں کم از کم تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" پڑھیں۔ (مراقی الفلاح ۱۵۴' درمختار ۲/ ۱۹۷)

قومہ کی حالت:

☆..... رکوع کے بعد "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے ہوئے بالکل سیدھے کھڑے ہوجائیں' ذرا بھی جھکے نہ رہیں۔ (شامی ۲/ ۲۰۰' ۲۰۲)

☆..... اس کے بعد "ربنا لک الحمد" کہیں۔ (درمختار ۲/ ۲۰۱)

☆..... اگر مقتدی ہو تو "سمع اللہ لمن حمدہ" نہ کہے بلکہ صرف "ربنا لک الحمد" کہے۔ (درمختار ۲/ ۲۰۱)

☆..... قومہ کی حالت میں ہاتھ نہ باندھیں' بلکہ اپنی حالت پر چھوڑے رکھیں۔ (حلبی کبیر ۳۲۰)

☆..... قومہ میں جلد بازی نہ کریں' بلکہ اتنی دیر ضرور کھڑے رہیں کہ تمام اعضاء اپنی اپنی جگہ پر ساکن ہوجائیں' بسا اوقات اس میں جلد بازی کرنے سے نماز واجب الاعادہ ہوجاتی ہے۔ (طحطاوی علی المراقی ۱۳۵' شامی ۳/ ۱۵۷' حلبی کبیر ۳۲۰)

سجدہ میں جانے کا صحیح طریقہ:

☆..... اس کے بعد "اللہ اکبر" کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں' جس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سر جھکانے کے بعد اولاً گھٹنے موڑ کر زمین پر رکھیں' اس کے بعد بتدریج سینے کو زمین کی طرف جھکاتے ہوئے پہلے ہتھیلیاں زمین پر رکھیں' اس کے بعد ہتھیلیوں کے بیچ میں ناک اور پیشانی رکھ دیں۔ (شامی ۲/ ۲۰۲' مراقی الفلاح ۱۵۴)

☆..... مذکورہ ترتیب کے خلاف بلاعذر سجدہ میں جانا' مثلاً گھٹنے زمین پر ٹیکنے سے پہلے چہرہ اور سینہ آگے کو جھکا دینا (جیسا کہ عام لوگوں میں معمول ہے) ہاتھ زمین پر رکھنے سے پہلے پیشانی رکھ دینا وغیرہ یہ سب صورتیں صحیح طریقہ کے خلاف اور قابل ترک ہیں۔ (شامی ۲/ ۲۰۲)

سجدہ کی حالت:

☆..... سجدہ میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملاکر اور قبلہ رخ رکھیں۔ (شامی ۲/ ۲۰۳)

☆..... ہاتھوں کے انگوٹھے کان کی لو کے بالمقابل رہنے چاہئیں۔ (شامی ۲/ ۲۰۳' حلبی کبیر ۳۲۱)

☆..... مردوں کے لئے سجدہ کی حالت میں کہنیاں زمین یا رانوں پر ٹیکنا صحیح نہیں ہے' کہنیاں ہمیشہ اوپر اٹھی رکھیں۔ (درمختار ۲/ ۲۱۰)

تاہم جماعت سے نماز پڑھتے وقت کہنیاں دائیں بائیں اس طرح نہ نکالیں جس سے دیگر نمازیوں کو زحمت ہو۔

☆..... مرد سجدہ میں اپنی رانیں اور پیٹ الگ الگ رکھیں' انہیں آپس میں نہ ملائیں۔ (درمختار ۲/ ۲۱۰)

☆..... عورتیں زمین سے بالکل چمٹ کر سجدہ کریں' نہ کہنیاں اوپر اٹھائیں اور نہ ہی رانیں پیٹ سے الگ کریں' بلکہ دونوں کو ملاکر سجدہ کریں اور پیروں کو بچھائے رہیں۔ (درمختار ۲/ ۲۱۱' عالمگیری ۱/ ۷۵)

☆..... سجدہ میں پیروں کی انگلیاں موڑ کر قبلہ رخ رکھیں' پیروں کے سرے کو بلاعذر زمین کی طرف سیدھا رکھنا درست نہیں ہے۔ (درمختار ۲/ ۲۱۰)

☆..... سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھنا مسنون ہے' اس سے پہلے سجدہ سے سر نہ اٹھائیں۔ (درمختار ۲/ ۱۹۷)

☆...... سجدہ کے دوران نظریں اپنی ناک کے بانس پر رکھیں۔ (درمختار ۲/۱۷۵)

☆...... اس کا خیال رکھیں کہ سجدہ کے دوران دونوں پیر زمین سے اٹھنے نہ رہیں' ورنہ نماز فاسد ہوسکتی ہے۔ (فتح القدیر ۱/۳۰۵)

دونوں سجدوں کے درمیان:

☆...... "اللہ اکبر" کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھائیں۔

☆...... اٹھتے وقت پہلے پیشانی اٹھائیں' پھر ہتھیلیاں۔ (درمختار مع الشامی ۲/۲۰۳)

☆...... بعد ازاں بایاں قدم بچھا کر اس پر دوزانو بیٹھ جائیں' جبکہ دایاں قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرلیں۔ (درمختار ۲/۲۱۶' حلبی کبیر ۳۲۷)

☆...... بلا عذر دونوں پیر کھڑے کر کے ایڑیوں پر بیٹھنا صحیح نہیں ہے۔ (البحر الرائق ۲/۲۲' شامی ۲/۲۱۱)

☆...... عورتوں کے بیٹھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ وہ دونوں پیر بچھا کر دائیں طرف نکالیں اور بائیں پہلو پر بیٹھ جائیں۔ (حلبی کبیر ۳۳۳' عالمگیری ۱/۷۵)

☆...... بیٹھتے وقت نظریں اپنی گود پر رکھیں۔ (درمختار ۲/۱۷۵)

☆...... بیٹھنے کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں قبلہ رخ رہیں' ان کو گھٹنوں پر نہ رکھیں۔ (درمختار ۲/۲۱۹' حلبی کبیر ۳۲۸)

دوسرا سجدہ:

☆...... جلسہ میں کم از کم ایک مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کے بقدر اطمینان سے بیٹھنے کے بعد "اللہ اکبر" کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں چلے جائیں۔ (شامی ۲/۲۱۶)

☆...... سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھیں' اس کے بعد ناک اور پیشانی رکھیں۔ (درمختار ۲/۲۰۲)

☆...... سجدہ کی ہیئت وغیرہ میں وہی تفصیل ہے جو پہلے سجدہ میں بیان ہوئی۔

سجدہ سے قیام کی طرف:

☆...... جب سجدہ سے قیام کی طرف جائیں' تو اولاً پیشانی زمین سے اٹھائیں' اس کے بعد ہتھیلیاں اور پھر گھٹنے۔ (درمختار ۲/۲۰۳)

☆...... اٹھتے وقت قدموں کے بل اٹھیں' بلاعذر زمین کا سہارا لینے کی عادت نہ بنائیں' البتہ کوئی عذر ہو تو حرج نہیں۔ (شامی ۲/۲۱۳' حلبی کبیر ۳۲۳)

☆...... کھڑے ہونے کے بعد اولاً "بسم اللہ" پڑھیں' اس کے بعد سورۂ فاتحہ اور قرأت کریں' بعد ازاں اسی طرح رکوع اور سجدے کریں' جیسا کہ پہلی رکعت میں کیا ہے۔ (درمختار ۲/۱۹۲)

قعدے کی حالت:

☆...... دوسری رکعت مکمل کرنے کے بعد اس طرح دوزانو بیٹھ جائیں' جیسا کہ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ لکھا گیا ہے۔ (درمختار ۲/۲۱۶) اور نظریں اپنی گود پر جمائے رکھیں۔ (درمختار ۲/۲۱۸)

☆...... اس کے بعد "التحیات" پڑھیں۔ (درمختار ۲/۲۱۸)

☆...... التحیات میں جب "اشہد ان لا الٰہ" پر پہنچیں تو دائیں ہاتھ کا حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی اس حد تک اٹھائیں کہ انگلی کا رخ قبلہ کی طرف ہی رہے' آسمان کی طرف رخ نہ ہو' اور جب "الا اللہ" پر پہنچیں' تو انگلی نیچی کرلیں۔ (شامی ۲/۲۱۷)

☆...... حلقہ سلام پھیرنے تک برقرار رکھیں۔

☆...... اگر پہلا قعدہ ہو تو التحیات پڑھتے ہی فوراً تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوجائیں' بالکل تاخیر نہ کریں۔ (شامی ۲/۲۲۰)

☆...... اگر قعدۂ اخیرہ ہو تو التحیات کے بعد درود ابراہیمی پڑھیں' اس کے بعد کوئی دعائے ماثورہ پڑھیں۔ (درمختار ۲/۲۲۲' ۲۲۳)

سلام:

☆...... نماز کے اختتام پر اولاً دائیں جانب پھر بائیں جانب سر گھماتے ہوئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہیں۔ (درمختار ۲/۲۳۰)

☆...... سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے سے رخسار دکھائی دے جائے۔ (درمختار ۲/۲۳۹)

☆...... چہرہ گھماتے وقت نظر کندھوں پر رکھیں۔ (درمختار ۲/۱۷۵)

☆...... سلام پھیرتے وقت دائیں بائیں نماز میں شریک ملائکہ اور جنات وانسان سب کو سلام کرنے کی نیت کریں۔ (درمختار ۲/۲۴۲)

☆...... اکیلے نماز پڑھنے والا صرف محافظ فرشتوں پر سلام کی نیت کرے۔ (درمختار ۲/۲۴۹)

☆...... بہتر ہے کہ دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام سے پست ہو۔ (درمختار ۲/۲۴۱)

نماز کے بعد:

☆...... جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں' جیسے فجر اور عصر' ان میں اولاً تسبیحات فاطمی پڑھیں' یعنی ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ' ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر' اس کے بعد دعا کریں۔ (درمختار ۲/۲۱۹)

☆...... جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں' جیسے ظہر' مغرب اور عشاء' ان میں سلام پھیرتے ہی مختصر دعا کر کے سنتیں ادا کریں۔ نماز کے بعد کا وقت بھی دعا کے مقبول اوقات میں سے ہے' پھر سنتوں کے بعد تسبیحات فاطمی پڑھیں۔ (شامی ۲/۲۱۸' طبع بیروت)

☆☆...... ☆☆

کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

قبیلہ قریش کی شاخ بنوامیہ کے فرزند ارجمند حضرت امیر معاویہؓ فتح مکہ کے موقع پر ۲۳ برس کی عمر میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور اس کے بعد اسلام کی خدمت کو انہوں نے اپنا شعار بنالیا۔

آپ کا شمار ممتاز صحابہ کرامؓ میں ہوتا ہے۔ خداداد ذہانت اور قابلیت کی وجہ سے آپؓ کو کاتب وحی ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

عہد رسالتؐ کے بعد خلفائے راشدین کے عہد خلافت میں بھی انہوں نے اعلیٰ خدمات انجام دے کر نام پیدا کیا اور اعلیٰ مراتب حاصل کئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں آپ فوج کے ایک دستے کے سپہ سالار رہے' جبکہ حضرت فاروق اعظمؓ کے عہد خلافت میں آپ کی خدمات کے اعتراف کے طور پر آپ کو دمشق کا گورنر مقرر کیا گیا' حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں آپؓ کو پورے شام کا گورنر مقرر کیا گیا۔ اس دوران آپ ہردلعزیز ہوگئے اور بے حد شہرت حاصل کی۔

حضرت امیر معاویہؓ کی باقاعدہ خلافت کا آغاز ۴۱ھ میں ہوا۔ عنان حکومت سنبھالنے کے بعد آپ نے حکومت کو مصر اور شام میں خوب مستحکم کیا۔

سب سے پہلے آپؓ نے افغانستان اور مکران کی طرف سے حملہ کرکے سندھ کو فتح کیا اور اسلامی مملکت کی حدود ہندوستان تک پہنچادیں۔

اس کے بعد آپ ترکستان کی طرف متوجہ ہوئے پہلے سعدانہ کے پایہ تخت کو' جہاں ایک عورت حکمران تھی' فتح کیا' اور پھر سمرقند کے حکمران سے سات لاکھ درہم سالانہ پر صلح کرلی' اس کے بعد ترمذ کو فتح کیا' دو عرب سالاروں عقبہ بن نافع اور معاویہ بن خدیج کی معاونت سے شمالی افریقہ کا بہت سا حصہ فتح کرکے اسلامی مملکت میں شامل کرلیا۔ عقبہ بن نافع نے بربریوں کی باغیانہ سرگرمیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے قیروان کی چھاؤنی قائم کرکے اس خطرے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دور کردیا۔

رومیوں سے جنگوں کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی غرض سے فیصلہ کن معرکہ کے لئے آپؓ نے ایک بحری بیڑا تیار کیا' قسطنطنیہ پر بحری حملہ کرنے

بابو شفقت قریشی سہام

والوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی تھی' چنانچہ بیشتر صحابہ کرامؓ نے' جن میں حضرت ابوایوب انصاریؓ بھی شامل تھے' اس معرکے میں شرکت کی' جس کی قیادت سفیان بن عوفؓ کے سپرد تھی۔ مسلمانوں نے کئی دن تک قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا' سمندر کا کنارہ ہونے کے باعث محاصرہ طویل کرنا ممکن نہ تھا' فصیل بہت اونچی تھی' جہاں سے رومی مسلمانوں پر آگ کے تیر برساتے تھے' آخر کار محاصرہ اٹھانا پڑا' کیونکہ موسم بھی مسلمان مجاہدین کے حق میں فائدہ مند نہ تھا۔ شوق شہادت میں عبدالعزیز کلبی' دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور رومیوں نے ان کو نیزوں سے شہید کردیا۔

حضرت ابوایوب انصاریؓ نے رحلت فرمانے سے قبل خواہش ظاہر کی تھی کہ ان کو دشمن کی حدود کے بہت اندر دفن کیا جائے' چنانچہ میزبان رسولؐ کو قسطنطنیہ کی دیوار کے نیچے دفن کیا گیا اور رومیوں کو خبردار کیا گیا کہ اگر انہوں نے مزار کی بے حرمتی کی تو اسلامی حکومت میں رومی بھی نہ بچ سکے گا۔

حضرت امیر معاویہؓ کی کامیابیوں میں ان کے خاص رفقاء اور مشیروں کا بہت ہاتھ تھا' جن میں عمرو بن العاصؓ، مغیرہ بن شعبہؓ اور زیاد بن ابی سفیانؓ سرفہرست ہیں۔

سپہ سالاری ان کے خاندان میں برسوں سے چلی آرہی تھی' جس کا اثر ان پر بھی نمایاں تھا۔ آپؓ نے نہ صرف اندرونی طور پر مملکت کو مستحکم کیا' بلکہ بیرونی فتوحات سے اسلامی سلطنت کی توسیع بھی کی۔ مفتوحہ علاقوں کا نظام چلانے کے لئے انہیں صوبوں میں تقسیم کیا۔

آپؓ نے فوج کے محکمے پر خصوصی توجہ دے کر اسے بے حد مستحکم اور منظم کیا۔ بحری جہازوں کی تعداد میں ۵۰۰ تک اضافہ کرکے ان پر بحری سپہ سالار مقرر کیا۔ مصر میں بحری جہاز بنانے کا ایک کارخانہ قائم کرکے بحری جہاز سازی کا کام شروع کردیا۔

موسم سرما اور موسم گرما کے لئے آپ نے علیحدہ علیحدہ فوج تیار کی گئی' جو موسم کے مطابق بھرپور طریقہ سے لڑنے کے قابل تھی۔

محکمہ پولیس میں اصلاحات کر کے اسے ترقی دی اور مزید منظم کیا' جس کی وجہ سے ہر طرف امن و امان کی فضا قائم ہوئی۔ ڈاک کی تقسیم کے لئے باقاعدہ محکمہ قائم کیا اور تندرست اور تیز رفتار گھوڑوں سے اس نظام کو بے حد موثر بنایا۔ نقول ایجنسی قائم کر کے سرکاری خط و کتابت اور فرامین کو محفوظ کرلیا گیا اور باقاعدہ نقلیں جاری کرنے کا طریقہ بھی رائج کیا گیا۔ یہ سارا نظام ایک اعلیٰ افسر کے سپرد کیا گیا۔

کھنڈر بن جانے والے پرانے شہروں کو پھر سے آباد کیا اور بے شمار نئے شہر بسائے' مسلمانوں کی کئی نو آبادیاں انطاکیہ اور روڈس وارواڈ کے جزیروں میں قائم کی گئیں۔

دنیوی کاموں' ملکی تعمیر و ترقی اور امن و امان کے قیام کے ساتھ ساتھ آپؓ نے دین کی خدمت کو بھی اپنا شعار بنایا۔ اسلام کی اشاعت وسیع پیمانے پر کی۔ حرم شریف کی خدمت کے لئے خادم مقرر کئے۔ غلاف کعبہ کو دیبا سے آراستہ کیا' مساجد کی تعمیر و ترقی اور ان کی دیکھ بھال وغیرہ حضرت امیر معاویہؓ کی مذہبی خدمات کا ایک جزو ہے۔

۱۹ برس اور چند ماہ تک فریضہ خلافت کی انجام دہی کے بعد ۲۲/رجب ۶۰ ہجری کو ۷۵ برس کی عمر میں حضرت امیر معاویہؓ نے وفات پائی۔

صحابہ کرامؓ نے قرآن مجید اور احادیث نبوی کو اپنے سینوں میں محفوظ کر کے آئندہ نسلوں تک پہنچایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کرامؓ سے محبت کی' تو میری محبت کے ساتھ ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا' تو میرے بغض کے ساتھ ان سے بغض رکھا۔

☆☆..........☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

مساجد کے لئے خاص رعایت
جبار کارپٹس
ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
تسر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
بونی ٹیک کارپٹ
پتہ:
این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

اصلاح و محاسبہ نفس

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ

حضرت حارث محاسبیؒ صوفیائے کرام کے امام مانے گئے ہیں' امام غزالیؒ، حضرت جنیدؒ بغدادی ان کے شاگرد ہیں۔ یہ بڑے درجہ کے عالم ہیں' ان کے ملفوظات میں سے ہے کہ:

"حاسب نفسک فی کل خطرۃ وراقب اللّٰہ فی کل نفس۔"

ترجمہ:..... "اپنے نفس کا محاسبہ کرو ہر خطرہ میں اور مراقبہ کرو اللہ کا ہر سانس میں۔"

دل میں خیال آیا کہ فلاں زینت' فلاں تماشا بڑا اچھا ہے' دل میں میلان پیدا ہوا' پہلے دل میں ایک خطرہ' ایک خیال آتا ہے' اگر خطرہ کی پرورش کی جائے تو ارادہ بنتا ہے' ارادہ پر عمل آتا ہے اور عمل سے عادت بن جاتی ہے' اگر خیال پر آپ نے محاسبہ کرلیا' ذہن سے نکال دیا تو فارغ ہوگئے' ورنہ سوچتے سوچتے دل میں ارادہ ہوجائے گا اور ارادہ کسی نہ کسی وقت عمل کی صورت اختیار کرلے گا۔

شیطان نیک آدمی کو یہ نہیں کہتا کہ تم زنا کرو' پہلے ایک حسین صورت دکھائی' اگر تم نے اس کی توجہ ذہن سے نہ نکالی' تو بار بار خیال آئے گا' پہلی نظر اختیاری نہ تھی' دوسری نظر اختیاری ہوگئی' یہ بیج آگے چل کر ایک درخت بن جائے گا' کیونکہ اس مقصود کو حاصل کرنے کے لئے ذرائع میں لگ جائے گا' یہاں تک کہ وہ گناہ صادر ہوجائے گا' اور ارادہ کامل کے بعد عمل لازمی طور پر ہوجاتا ہے۔

پھر ایک مرتبہ گناہ ہوجائے تو توبہ کرلے تائب ہوجائے گا' اگر توبہ نہ کی' تو یہ عادت ہوجائے گی' اس واسطے فرمایا کہ اول دل میں ارادہ پیدا ہو تو محاسبہ کرو' اچھا ہے یا برا؟ اللہ کو پسند ہے یا ناپسند؟ اگر معلوم ہو کہ گناہ ہے تو اس سے بچنے کی کوشش کرو' جس میں دین جائے' ایسا نفع بھی نہیں چاہئے' اگر اس کو دفع نہ کیا' تو اس پر عمل ہوگا' اور پھر عادت ہوجائے گی۔

حدیث میں ہے کہ ایک شخص گناہ کا عادی ہوجائے' تو اس کا قلب ایسا ہوجاتا ہے جیسے اُلٹا برتن' جس میں کوئی چیز نہ آئے' پھر نہ کسی بھلائی کو بھلائی سمجھتا ہے اور نہ کسی برائی کو برائی۔ شروع خطرہ سے ہوتا ہے' جیسے ڈاکٹر جانتا ہے کہ فلاں بیماری کے جراثیم یہاں سے چلتے ہیں' وہ اس کو وہیں روکتے ہیں' اسی طرح یہ عارف' باطن کے طبیب ہوتے ہیں' وہ جانتے ہیں کہ سب سے پہلے کہاں سے گناہ پرورش پاتا ہے' شہوات نفسانی کا یہی حال ہے' اس لئے شریعت نے وہیں پر محاسبہ کا حکم دیا ہے۔ پہلی مرتبہ غیر اختیاری نظر کسی پر پڑگئی' تو وہ گناہ نہیں' لیکن دوسری مرتبہ دیکھنا گناہ ہے' وہ اختیاری ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹنی پر سوار تھے فضل بن عباسؓ ساتھ تھے' برابر سے ایک دوسرا اونٹ گزرا' اس پر ایک عورت سوار تھی' فضل بن عباسؓ بار بار ادھر دیکھتے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا' تو خطرہ جاہ کا ہو یا شہوات کا' یہ شروع میں اسی دل سے پیدا ہوتا ہے۔

سب سے پہلے نظر پر پہرہ بٹھایا' آج سارے جہاں میں یہ بے پردگی کا عذاب عام ہے' لوگ کہتے ہیں کہ نظر ڈالنے سے وسوسہ نہیں آتا' یہ جھوٹ ہے' شیطان کا دھوکا ہے' یہ ممکن ہی نہیں کہ بار بار نظر ڈالے اور دل میں وسوسہ نہ آئے' آج بازار میں چلنا مشکل ہوگیا ہے' اس کا علاج یہی ہے کہ ایسی تفریحات' ایسی مجالس' ایسی جگہ سے بچنا چاہئے جہاں عورتیں اور مرد جمع ہوں' اپنے اہل و عیال میں اسی کی فکر کریں کہ پردہ قائم ہو۔

جس شریعت نے نظر پر پہرہ بٹھایا تھا' اس کے ماننے والے آج اپنی لڑکیوں کو بے باکانہ بازاروں میں بے پردہ لے کر پھر رہے ہیں' اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ترقی ہے' سب سے بڑا عذاب امت پر آج بے حیائی' بے پردگی کا مسلط ہے' اور کوئی اس کی پرواہ نہیں کرتا' کسی کو ہوش نہیں ہے' بڑے بڑے پاک باز عالم بھی اس پر توجہ نہیں کرتے' بزرگوں کو نظر سے پتا چل جاتا تھا کہ کون کیسی نظر ڈال کر آیا ہے۔

آج ترقی کا زمانہ سمجھتے ہیں' غیرت وحمیت برباد ہورہی ہے' ساری نیکی وتقویٰ برباد کرنے کے بعد کچھ ٹکے ہاتھ آجائیں تو یہ ترقی ہے؟

یہ عارف لوگ اسی کو جڑ سے اکھاڑنے کی بات بتلاتے ہیں کہ دل میں کوئی خطرہ آجائے تو اس کو دفع کرو۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ خطرہ دل میں آنا غیر اختیاری ہے؟

خطرہ جب بلا اختیار آئے تو پہلی نظر پڑنے کے مترادف ہے' یہ معاف ہے' جیسے اچانک سامنے ایک لڑکی آ جائے' اب دوبارہ نہ دیکھو' اسی طرح خطرہ دل میں آ جائے' تو یہ غیر اختیاری ہے' لیکن پھر اس کی پرورش کرنا' اس کے راستے اختیار کرنا' یہ وبال ہے' اور یہ اختیاری ہے۔

آدمی سب سے پہلے اس بات کا خیال کرلے کہ اگر دل میں شیطان وسوسہ ڈالے تو یہ اس کو دور کرنے کی کوشش کرے' اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا' اللہ پاک کی طرف سے اس کو تقویت ملے گی۔

ہر سانس میں اللہ تعالیٰ کا مراقبہ کرو' اب سانس کی طرف توجہ کرو' ایک سانس کی قیمت کے آگے ساری دنیا کی دولتیں ہیچ ہیں۔

ہارون رشیدؒ دیندار لیکن عیش پسند بادشاہ تھے اس کے زمانہ میں ایک مجذوب بہلول نام کے تھے' ان کو دربار میں آنے کی عام اجازت تھی' وہ ایک روز دربار میں پہنچے تو دیکھا کہ بادشاہ مدد گلاس میں شربت لے کر پینا چاہتے تھے' پوچھا: اے امیر المومنین! اگر آپ کو بہت پیاس لگی ہو اور کوئی شخص آپ کو آدھی سلطنت کے بدلہ یہ گلاس دینا چاہے تو دیدیں گے یا نہیں؟ بادشاہ نے کہا کہ ضرور دیدوں گا' بہلولؒ نے فرمایا: یہ تو آدھی سلطنت کا سودا ہے' اگر یہ پیٹ میں جا کر یہ پیشاب نہ ہوا' پھر دوسری آدھی سلطنت اس پیشاب کے بدلے دیدیں گے یا نہیں؟ بادشاہ نے کہا: ہاں دے دوں گا۔ بہلولؒ نے فرمایا: بس ایک گلاس کی قیمت ساری سلطنت ہے' تو جو کنویں پی کر خالی کر دیئے ان کی کیا قیمت ہے؟

دہلی میں ایک حکیم تھے عابد بھی تھے اور فیاض بھی' انہوں نے سنایا کہ بمبئی کا ایک کروڑ پتی سوداگر بھاگا ہوا آیا اور کہا کہ میرا باپ مر رہا ہے' ایسی دوا دے دیجئے کہ تجوری کی چابیاں ہم کو معلوم نہیں ہیں' ہم کو اس کی فکر نہیں کہ باپ مرے یا بچے' بلکہ یہ بتائے کہ چابیاں کہاں ہیں؟ ایک دفعہ اس کی زبان کھل جائے۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ پچاس ہزار روپے لوں گا' چنانچہ انہوں نے دوا دی' زبان پر دوا ڈالنے سے زبان ایک لمحہ کے لئے کھل گئی۔

یہ سانس جانتے ہو کیا چیز ہے؟ تمہاری عمر کے اجزاء ہیں۔ ایک سانس گھٹ گیا تو عمر کا ایک جزو کم ہو گیا' عربی کا ایک شعر ہے (جس کا مطلب یہ ہے کہ) تیری ساری عمر کیا ہے؟ کچھ سانس ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے یہاں گنے ہوئے ہیں' تمہیں ان کی تعداد معلوم نہیں' جب تم جانتے ہو کہ یہ قیمتی اجزاء ہیں' تو ان کو خالی نہ جانے دو۔

صوفیائے کرامؒ نے ایسی باتیں ہم کو بتائی ہیں کہ کوئی سانس اللہ کی یاد سے خالی نہ جائے' سانس اندر گیا' یہ ایک نعمت ہے' باہر آیا' یہ دوسری نعمت ہے' کیا انعام ہے خداوند کریم کا۔

حضرت عمر فاروق اعظمؓ فرماتے ہیں کہ اپنے نفس کا محاسبہ کرو' قبل اس کے کہ اللہ کے یہاں اس کا حساب ہو۔ ہوشیار تاجر انکم ٹیکس میں جانے سے قبل اپنا حساب تیار رکھتا ہے' یہ دکاندار دو رجسٹر رکھتے ہیں' مگر اللہ پاک کے یہاں دو رجسٹر نہیں چلیں گے' انکم ٹیکس کی آخری شرح (اس دور کی) یہ ہے کہ روپے میں سے ساڑھے پندرہ آنے حکومت کے' دو پیسے دکاندار کے' کون ایسا بے وقوف ہے جو ایسا ہونے دے گا؟ یہی وجہ ہے چوری کی' اگر یہ کام اچھا ہوتا تو زیادہ لوگ انکم ٹیکس ادا کرتے' مگر انکم ٹیکس انسپکٹر کے ہاتھ پر کچھ رکھ کر اس کو چلتا بھی کر سکتے ہیں۔ مگر جہاں تک اس علیم و خبیر کے محاسبہ کا تعلق ہے' وہاں یہ سب کچھ نہیں چلے گا' محشر کے حال سے پہلے یہاں جانچ کرلو۔

حدیث میں ہے کہ یاد رکھو! قیامت کے میدان میں جہاں نہ کوئی سایہ ہوگا' نہ چھپی چیز' نہ درخت نہ پہاڑ' نہ اونچا نیچا' ساری مخلوق اس میدان میں کھڑی ہے' دھوپ تیز ہے' کوئی آدمی اپنی جگہ سے نہ ہلے گا' جب تک پانچ سوالوں کا جواب نہ دے گا' آج امتحان کے سوالات خفیہ رکھے جاتے ہیں' قبل از وقت معلوم ہو جانے سے یہ کہتے ہیں کہ پرچہ آؤٹ ہو گیا' اللہ تعالیٰ نے ظاہر کر دیا ہے' چھاپ دیا ہے' یہ پانچ سوال ہوتے ہیں' ساری عمر اس کی تیاری کرلو:

۱:..... اپنی عمر کس کام میں صرف کی؟ اتنے سانس کی تعداد' ساری عمر کا محاسبہ۔

۲:..... جوانی جو عمر کی بہترین شے تھی' اس طاقت کو کہاں لگایا؟ بوڑھا' بچہ تو شاید ہمت' طاقت کے کام نہ کر سکے' جوان تو پہاڑ اٹھا کر رکھ دے' تو نے ہمارے لئے کیا کیا؟

۳:..... یہ مال جو تم نے کمایا' کہاں سے کمایا؟ حلال سے یا حرام سے؟

۴:..... یہ مال جو تم کو دیا تھا' کس طرح خرچ کیا؟ حرام میں یا حلال میں؟ اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکام میں؟

۵:..... ہم نے جو علم دیا تھا' جس درجہ کا بھی دیا تھا' عام علم مسلمانوں کو یہ ہے کہ جھوٹ' چوری' شراب اور دھوکا یہ حرام ہیں' جو علم دیا تھا' اس پر کیا عمل کیا؟ ہم نے تم کو اپنے رسولؐ' اپنے نیک بندوں کی معرفت علم پہنچایا' اس پر تم نے کہاں تک عمل کیا؟

عقلمند وہ ہے جو ان سوالوں کے جواب کی تیاری کرلے' جو حساب حشر میں لیا جائے گا' اس کو آج سوچ لیں' ساری عمر تیاری کرلیں' اللہ تعالیٰ نے بتا رکھا ہے یہ سوال ضروری ہیں۔

آج اکاؤنٹس کا زمانہ ہے' اکاؤنٹس مستقل فن بن گیا ہے' ان حسابات میں جس طرح لگے ہو' ایک اور بھی اکاؤنٹس ہے ہمارا جو ضروری ہے' جن کے خزانہ سے یہ چیزیں ملی ہیں' وہ ہم سے حساب لینے والے ہیں۔

ایک دوست مجھے ایک ڈرائی کلین کی مشین دکھانے لے گئے' میں نے یہ فکر کی کہ کپڑے کے داغ دھبے دور کرنے میں کیا کیا کوششیں کیں' ہزاروں مصالحے' ہزاروں مشینیں' لاکھوں روپیہ برباد کیا' وہ کپڑا جو کچھ ہی دنوں میں بوسیدہ ہوکر ختم ہوجائے گا' اس کا حال معلوم ہے کہ یہ داغ آج چھوٹ جائے گا' کل نیا ہوجائے گا' بلکہ دھوتے دھوتے ختم ہوجائے گا' اس کا تو اتنا اہتمام ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک گناہ کرنے سے قلب پر ایک دھبہ لگ جاتا ہے' دوسرے گناہ سے دوسرا' یہاں تک کہ قلب سیاہ اور اندھا ہوجاتا ہے' دنیا کی کوئی دولت اس قلب کے برابر نہیں ہے اور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے ہیں' اس کو بتارہے ہیں' اس کے داغ دھبے دھولو' دور کرلو' اس کے ڈرائی کلین کرنے والے صوفیائے کرام اور علمائے عظام ہیں۔

اسی لئے فرماتے ہیں کہ آج حساب لے لو اپنے نفسوں کا' اور یہ کچھ مشکل نہیں' یہ جو آمد وخرچ کا ہم روز حساب کرتے ہیں' پانچ منٹ میں اپنے روزانہ کے اعمال کا محاسبہ کرلیں تو بہت سی برائیوں سے نجات مل جائے۔

اپنے اعمال کو تولو قبل اس کے کہ حشر کے دن ترازو میں تولے جائیں' کثرت اعمال مقصود نہیں' بھاری اعمال کی ضرورت ہے' اللہ کے ہاں اعمال کا وزن ہے' ڈھیر روئی کے گالوں کی طرح نہ ہو' تھوڑا ہو' لیکن خالص اور وزنی ہو' وزن اعمال کا آتا ہے' نیت درست ہو' صحابہ کرامؓ کی شان یہ تھی کہ ایک مد (آدھا سیر) کے برابر خرچ کرتے تو دوسرے لوگوں کے پہاڑوں کے برابر خرچ کئے ہوئے سے بڑھا ہوا ہوتا' یہ ان کے اخلاص کی برکت تھی۔

ہم نیک کام کرتے ہیں تو اس میں بھی شیطان کچھ دنیا کے نفع کا لالچ ہمارے دل میں ڈال کر ان اعمال کا وزن ہلکا کردیتا ہے' دل لگا کر نماز پڑھی تو وزن ہے' بغیر خشوع کی نماز کا وزن نہیں ہے۔ حشر میں اللہ کے سامنے کھڑا ہونا ہے' آج اس کی تیاری کرلو' آج ہمارا وجود ایک چلتا پھرتا کارخانہ ہے' اس میں ایسی چیز تیار کرلو جو حشر کے دن کام آئے۔

اپنے دل میں صرف اللہ تعالیٰ سے خوف کرو' یعنی دین کے معاملہ میں جہاں کوتاہی ہو' اس کو اللہ تعالیٰ کے خوف سے دور کرنے کی کوشش کرو' اور اللہ تعالیٰ ہی سے خیر کی امید رکھو' تمام امور میں اللہ تعالیٰ سے خیر کے طالب رہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا ساری چیزوں سے ڈرتی ہے' ملازم آقا سے' تاجر نقصان سے' لیکن دراصل سوائے گناہ کے اور کوئی چیز ڈرنے کی نہیں' برباد کرنے والا اصل میں اس کا گناہ ہے' اور امید سوائے اپنے رب کے کسی اور سے نہ رکھو' جو رنج پیش آتے ہیں' وہ اس لئے پیش آتے ہیں کہ دوستوں اور عزیزوں سے امیدیں باندھ رکھی ہیں' وہ پوری نہیں ہوتیں' پھر روتے ہیں' رب ہی وہ ذات کریم ہے' جو تمہاری امیدیں پوری کرسکتی ہے' اول تو دوست احباب مدد کرنے کا ارادہ ہی نہیں کرتے' پھر وہ ارادہ کریں بھی اور مدد نہ کرسکیں تو وہ محتاج ہیں۔ اللہ پاک مختار ہیں' خود مختار سے مانگو' محتاج سے نہ مانگو۔ اللہ پاک اس پر ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆......☆☆

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی
فون:2545573

قادیانیوں کے بعض فرقوں کے باہمی اختلافات

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت ان کی امت میں ایک چیستان اور ایک معمائی ہوئی ہے' نبوت مرزا کے بارے میں مرزائی امت کے مختلف فرقے' مختلف عقیدے رکھتے ہیں' اور ہر فرقہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال سے اپنے دعویٰ پر سند لاتا ہے' مرزائی امت کے چند فرقوں کے عقائد کا خلاصہ درج ذیل ہے:

۱:...... غیر حقیقی نبی: لاہوری فرقے کا دعویٰ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی چودھویں صدی کے مجدد اور غیر حقیقی نبی تھے۔

۲:...... غیر تشریعی نبی: فرقہ ربوہ کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ غیر تشریعی مگر حقیقی نبی تھے۔

۳:...... تشریعی نبی: اروپی فرقے کا عقیدہ تھا کہ وہ تشریعی نبی تھے۔ ان کے دلائل کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

الف:...... مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی کے الفاظ ٹھیک وحی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صاحب شریعت رسولوں کی وحی کے ہیں' لہٰذا اگر موسیٰ' عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت رسول ہیں' تو مرزا غلام احمد قادیانی بھی یہی شان رکھتے ہیں۔

ب:...... مرزا غلام احمد قادیانی نے اربعین نمبر ۴ کے صفحہ ۶ پر اپنے صاحب شریعت ہونے کا کھل کر اعلان کیا ہے۔

ج:...... مرزا غلام احمد قادیانی حکم ہو کر آئے تھے کہ جس حکم کو چاہیں باقی رکھیں اور جس کو چاہیں رد کردیں' اور یہ صاحب شریعت ہی کا منصب ہے۔

د:...... مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد اور جزیہ کو منسوخ کیا اور قادیان کو قبلہ مقرر کیا۔

ہ:...... مرزا قادیانی کا کلمہ "لا الہ الا اللہ احمد جری اللہ" تھا' اس عقیدہ کا اظہار ظہیر الدین اروپی کے رسائل میں کیا گیا ہے۔

۴:...... نبی ساز نبی: امت مرزائیہ کے ایک فرقہ کا عقیدہ تھا کہ مرزا قادیانی نہ صرف رسول ہیں' بلکہ ان کی پیروی سے نبوت ملتی ہے۔ ان کی دلیل یہ تھی کہ مرزا قادیانی نے کثرت مکالمہ ومخاطبہ کا نام نبوت رکھا تھا' اور یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جس میں یہ سلسلہ جاری وساری نہ ہو' سو اگر مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد نبوت کا سلسلہ ٹوٹ جائے تو ان کا دین بھی لعنتی بن جاتا ہے۔ اس دلیل سے بہت سے "قادیانی نبی" مبعوث ہوئے' یہاں تک کہ "قادیانی انبیا" کی بہتات سے مرزا محمود احمد (خلیفہ قادیان) بوکھلا اٹھے اور خطبہ میں فرمایا:

"دیکھو! ہماری جماعت میں ہی کتنے مدعی نبوت کھڑے ہوگئے ہیں۔ میں ان میں سے سوائے ایک کے سب کے متعلق یہ خیال رکھتا ہوں کہ وہ اپنے نزدیک جھوٹ نہیں بولتے' واقعہ میں انہیں الہام ہوئے اور کوئی تعجب کی بات نہیں اب بھی ہوتے ہوں' مگر نقص یہ ہوا کہ انہوں نے اپنے الہاموں کو سمجھنے میں غلطی کھائی ہے (یہی غلطی مرزا غلام احمد نے تو نہیں کھائی؟ ناقل) ان میں سے بعض سے مجھے ذاتی واقفیت ہے' اور میں گواہی دے سکتا ہوں کہ ان میں اخلاص پایا جاتا تھا' خشیت اللہ پائی جاتی تھی' آگے خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ میرا یہ خیال کہاں تک درست ہے' مگر ابتدا میں ان کی حالت مخلصانہ تھی...... ان کے الہاموں کا ایک حصہ خدائی الہاموں کا تھا مگر نقص یہ ہوا کہ انہوں نے الہاموں کی حکمت کو نہ سمجھا اور ٹھوکر کھاگئے (غالباً یہی ٹھوکر مرزا غلام احمد کو بھی لگی۔ ناقل)۔"

("الفضل" مورخہ ۳۰/مارچ ۱۹۲۸ء)

۵:...... معبود ومسجود: ظہیروی فرقے کا عقیدہ تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی معبود ومسجود ہیں اور قادیان بیت اللہ شریف ہے' صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے "سیرۃ المہدی" میں لکھتے ہیں:

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود نے پسر موعود کی پیشگوئی شائع فرمائی (جو بدقسمتی سے پوری نہ ہوسکی۔ ناقل) تو آپ کی زندگی ہی میں ایک شخص نور محمد نامی جو پٹیالہ کی ریاست میں "ظہیرو" گاؤں کا رہنے

والا تھا' پسر موعود ہونے کا مدعی بن بیٹھا اور بعض جاہل طبقہ کے لوگ اس نے اپنے مرید کر لئے۔ یہ لوگ قادیان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے' اور ایک دفعہ ان کا ایک وفد قادیان بھی آیا تھا۔ انہوں نے حضرت صاحب کو سجدہ کیا' مگر حضرت صاحب نے سختی سے منع فرمایا۔ وہ لوگ چند روز رہ کر واپس چلے گئے اور پھر نہیں دیکھے گئے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ ایسے مجانین اور غالی لوگوں کا وجود ہر قوم میں ملتا ہے۔''

(سیرۃ المہدی صفحہ ۲۴۳ ج ۳)

سیرۃ المہدی کے مولف نے مرزا غلام احمد قادیانی کے ان پرستاروں پر مجنون اور غالی ہونے کا فتویٰ لگایا ہے' حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے الہامات کی روشنی میں ان کا عقیدہ بالکل صحیح تھا۔ دیکھئے! مرزا غلام احمد قادیانی نے ''بروز عیسیٰ'' ہونے کا دعویٰ کیا اور تمام قادیانیوں نے ان کو سچ مچ ''عیسیٰ'' مان لیا' پھر مرزا غلام احمد قادیانی نے ''بروز محمد'' ہونے کا دعویٰ کیا اور قادیانی دانشوروں نے ان کو سچ مچ ''عین محمد'' مان لیا' ٹھیک اسی اصول پر مرزا قادیانی نے ''بروز خدا'' ہونے کا دعویٰ کیا' اب اگر ان کو کچھ لوگ سچ مچ ''خدا'' مان لیں' تو ان کو مجنون اور غالی کیوں کہا جائے؟

جب یہ اصول تمام قادیانی امت کو مسلم ہے کہ ''بروز' اپنے ''اصل'' ہی کا حکم رکھتا ہے' اسی'' قادیانی اجماع'' کی بنا پر مرزا غلام احمد قادیانی کو ''مسیح موعود'' اور محمد ثانی تسلیم کیا گیا' کیونکہ وہ ''بروز محمد'' ہونے کے مدعی تھے' تو مرزا غلام احمد قادیانی کو ''بروز خدا'' کے مدعی ہونے کی وجہ سے خدا کیوں نہ مانا جائے؟ آخر یہ کیا منطق ہے کہ بروزی نکتہ کے تحت مرزا غلام احمد قادیانی کو ''عیسیٰ'' اور ''محمد'' ماننے والے تو عقلمند اور ہوشیار کہلائیں اور ''بروز خدا'' ماننے والے مسکینوں پر مجنون اور غالی ہونے کا فتویٰ صادر کر دیا جائے؟

شاید کسی کو وسوسہ ہو کہ حضرت قادیانی نے ان کو سختی سے منع فرمادیا تھا' اس لئے ان کا موقف غلط ہے۔ قادیانی اصول کے مطابق اس کا جواب بہت آسان ہے' وہ یہ کہ اس وقت تک حضرت قادیانی کو یہ سمجھ نہیں آئی تھی کہ الہامات میں ان کو ''خدائی کا منصب'' عطا کیا گیا ہے۔ ٹھیک جس طرح کہ مرزا محمود قادیانی کے دعویٰ کے مطابق حضرت قادیانی ۱۹۰۱ء تک یہ نہیں سمجھ سکے تھے کہ ان کو ''منصب نبوت'' عطا کیا گیا ہے' اور یہ تاویل بھی ممکن ہے کہ حضرت صاحب نے ''فتنہ کے خوف'' سے انہیں منع فرمادیا ہو' ٹھیک جس طرح کہ حضرت صاحب نے ''ایک نبی آیا'' کا الہام' فتنہ کے خوف سے مدت تک چھپائے رکھا۔ بہر حال قادیانی اصول کے مطابق ''بندگان بروز خدا'' کو پاگل اور غالی کہنا قادیانی امت کی کورچشمی ہے۔

۶:...... مراقی نبی: یہ تو ان لوگوں کے عقائد تھے جو مرزا غلام احمد قادیانی کے ''الہامات'' پر ایمان لاتے ہیں' مگر امت مسلمہ کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بلند بانگ...... مگر بے مغز...... دعوے ''مراق'' کا کرشمہ تھے' کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اپنے مراق کا اقرار ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

الف:...... ''دیکھو! میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی' سو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں' ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔''

(ملفوظات ص ۴۴۵ ج ۸)

ب:...... ''میرا تو یہ حال ہے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں' پھر بھی آج کل میری مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا کام کرتا رہتا ہوں' حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کر جاتی ہے۔ دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے مگر میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔''

(ملفوظات مرزا ص ۳۷۶ ج ۲)

ج:...... ''حضرت خلیفۃ المسیح الاول

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے برادرزادہ کی رحلت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ کے برادرزادے اور مجلس کراچی کے رفیق مفتی حبیب الرحمن لدھیانوی کے برادر خورد مولانا حفیظ الرحمن گزشتہ دنوں قضائے الٰہی سے رحلت فرماگئے۔ ان کی عمر ستائیس سال تھی۔ موصوف اچھے خاصے بھلے چنگے تھے۔ بس اچانک دل کا دورہ پڑا جس کے باعث آپ کا انتقال ہوگیا۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ اور ایک صاحبزادی چھوڑی ہیں۔ ادارہ' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ کے خاندان بالخصوص مفتی حبیب الرحمن لدھیانوی کے اس غم میں برابر کا شریک ہے اور تمام جماعتی زعماء و کارکنان کی جانب سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنی رضا کا پروانہ عطا فرما کر جنت الفردوس میں جگہ مرحمت فرمائے۔ آمین۔

نے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) سے فرمایا کہ: حضور! غلام نبی کو مراق ہے تو حضور نے فرمایا کہ ایک رنگ میں سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے (نعوذ باللہ) اور مجھ کو بھی ہے۔"

(سیرۃ المہدی ص ۳۰۴ ج ۳)

اس اقرار و اعتراف سے قطع نظر مرزا غلام احمد قادیانی میں مراق کی علامات بھی کامل طور پر جمع تھیں' مرزا بشیر احمد ایم اے سیرۃ المہدی میں اپنے ماموں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل قادیانی کی "ماہرانہ شہادت" نقل کرتے ہیں کہ:

"...... ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے' بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے' لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو ہسٹریا (اور مراق) کے مریضوں میں بھی عموماً دیکھی جاتی ہیں' مثلاً کام کرتے کرتے یک دم ضعف ہو جانا' چکروں کا آنا' ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا' گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا' یا ایسا معلوم ہونا کہ ابھی دم نکلتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرہ ذلک (مثلاً بدہضمی' اسہال' بدخوابی' تفکر' استغراق' بدحواسی' نسیان' ہذیان' تخیل پسندی' طویل بیانی' اعجاز نمائی' مبالغہ آرائی' دشنام طرازی' فلک پیما دعوے' کشف و کرامات کا اظہار' نبوت و رسالت' فضیلت و برتری کا ادعا' خدائی صفات کا تخیل وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کی بیسیوں مراقی علامات مرزا صاحب میں پائی جاتی تھیں)۔" (سیرۃ المہدی ص ۵۵ ج ۲)

مرزا صاحب کو مراق کا عارضہ غالباً موروثی تھا' ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی لکھتے ہیں:

"...... جب خاندان سے اس کی ابتدا ہو چکی تھی تو پھر اگلی نسل میں بے شک یہ مرض منتقل ہوا' چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔"

(ریویو آف ریلیجنز' اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱)

ڈاکٹر صاحب کے نزدیک مرزا صاحب کے مراق کا سبب اعصابی کمزوری تھی' وہ لکھتے ہیں:

"واضح ہو کہ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر' درد سر' کمی خواب' تشنج دل' بدہضمی' اسہال' کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔"

(ریویو آف ریلیجنز' مئی ۱۹۲۷ء ص ۲۶)

مراق کی علامات میں سے اہم ترین علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ:

"...... مالیخولیا کا کوئی مریض خیال کرتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں' کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ میں خدا ہوں' کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں۔"

(بیاض حکیم نور الدین ص ۲۱۲ ج ۱۰)

یہ تمام علامات مرزا صاحب میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھیں' انہوں نے "آریوں کا بادشاہ" ہونے کا دعویٰ کیا' نبوت سے خدائی تک کے دعوے بڑی شد و مد سے کئے' انبیاء کرام سے برتری کا دم بھرا' دس لاکھ معجزات کا ادعا کیا' مخلوق کو ایمان لانے کی دعوت دی' اور نہ ماننے والوں کو منکر' کافر اور جہنمی قرار دیا' انبیاء علیہم السلام کی تنقیص کی' صحابہ کرام کو نادان اور احمق کہا' اولیائے امت پر سب و شتم کیا' مفسرین کو جاہل کہا' محدثین پر طعن کیا' علمائے امت کو یہودی کہا اور پوری امت کو فیج اعوج اور گمراہ کہا اور فحش کلمات سے ان کی تواضع کی۔ یہ کام کسی مجدد یا ولی کا نہیں ہو سکتا' بلکہ اس کو مراق کی کرشمہ سازی ہی کہا جا سکتا ہے۔

ادنیٰ فہم کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی خدا کی گنجائش نہیں' اب اگر ایک شخص سر بازار کھڑا ہو کر یہ تقریر کرے کہ:

"اس میں اللہ تعالیٰ کے ماسوا کی نفی کی گئی ہے اور یہ فقیر' اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اس قدر کامل اور فنا فی اللہ کے مقام میں اس قدر راسخ ہے کہ میرا وجود بعینہ خدا کا وجود ہے' اس لئے میرے دعویٰ خدائی سے لا الہ کی مہر نہیں ٹوٹتی' بلکہ خدا کی چیز خدا ہی کے پاس رہتی ہے' اور یہ کہ میں نے خدائی کمالات' خدا میں گم ہو کر پائے ہیں' میرا وجود درمیان نہیں' اس لئے میرے خدا ہونے سے لا الہ الا اللہ کی صداقت میں فرق نہیں آتا۔"

تو فرمایئے کہ اس فصیح البیان مقرر کے بارے میں علماء کیا فیصلہ کریں گے؟ کیا لا الہ الا اللہ کی اس عجیب و غریب تفسیر کو کرشمہ مراق قرار نہیں دیا جائے گا؟

اب دیکھئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا "امت اسلامیہ" کا قطعی عقیدہ ہے اور اس کے معنی آج تک یہی سمجھے گئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متواتر ارشاد: "انا خاتم النبیین لا نبی بعدی" میں بیان فرمائے (یعنی

میں آخری نبی ہوں‘ میرے بعد کسی کو نبوت عطا نہیں کی جائے گی)‘ لیکن ایک شخص سربازار کھڑا ہوکر ”لا نبی بعدی“ کی یہ تقریر کرتا ہے کہ:

”اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہوگیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا کیونکہ وہ محمد ہے گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا‘ کیونکہ یہ محمد ثانی اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔“

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۵ روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۹)

اور پھر وہ اس فلسفے کو اپنی ذات پر چسپاں کرتے ہوئے کہتا ہے:

”چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں‘ صلی اللہ علیہ وسلم‘ پس اس طور پر خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی‘ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔“

(ازالہ اوہام ص ۸ روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲)

اور یہ کہ:

”تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں‘ تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا؟“ (ایضاً)

اور یہ کہ:

”میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے‘ اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا‘ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی‘ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔“

(ازالہ اوہام ص ۱۲ روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۶)

بتایئے! اس کی توجیہ اس کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے کہ یہ ”سلطان القلم“ غلبہ سودا اور جوش مراق کا شکار ہے؟

مرزائی امت سے ایک سوال:

اگر قیامت کے دن قادیانیوں کے ”مسیح موعود“ مرزا غلام احمد قادیانی سے سوال ہو کہ تو نے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرکے کیوں لوگوں کو گمراہ کیا؟ اور اس کے جواب میں مرزا صاحب عرض کریں کہ یا اللہ! یہ سب کچھ میں نے مراق کی وجہ سے کیا تھا؟ اور اپنے مراقی ہونے کا اظہار بھی خود اپنی زبان وقلم سے کردیا تھا‘ اب ان ”عقلمندوں“ سے پوچھئے کہ انہوں نے ”مراق کے مریض“ کو ”مسیح موعود“ کیوں مان لیا تھا؟ تو قادیانی امت بتائے کہ اس کے پاس اس دلیل کا کیا جواب ہوگا؟

حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی حاضر جوابی

از: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی حاضر جوابی اپنی مثال آپ ہے‘ آیئے آپ بھی اس سے لطف اندوز ہوں:

سب سے بڑا ظلم:

حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا کہ: ایک مرزائی‘ قادیانی مجھ سے کہنے لگا کہ شاہ صاحب! ہمارا بھی اس قرآن پر ایمان ہے‘ جس میں یہ لکھا ہے:

”و من اظلم ممن منع مسجد اللّٰہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعیٰ فی خرابھا۔“ (سورۃ البقرہ:۱۱۴)

ترجمہ:.....”اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نام خدا لئے جانے سے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے۔“ (گڑنگی)

حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ: میں نے اس کے جواب میں فوراً کہا کہ ہمارا بھی اسی قرآن پر ایمان ہے‘ جس میں یہ ہے:

”ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ کذباً او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیٔ۔“ (سورۃ الانعام:۹۳)

ترجمہ:”اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بولے (تہمت لگائے) یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے‘ حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی کوئی وحی نہیں آتی۔“ (گڑنگی)

یہ سن کر وہ قادیانی ایسا ساکت ہوا کہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ (انوار انوری ص:۲۲۱)

خبروں پر ایک نظر

تاجدارِ ختم نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر قربان ہونے والے سینے ختم نہیں ہوسکتے

چھبیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم سے علمائے کرام کا خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے زیراہتمام چھبیسویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا آغاز ۶/اپریل کو صبح گیارہ بجے مرکزی جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم میں ہوا' مولانا حافظ حسین احمد مدنی انذھڑ نے تلاوت کی' ان کے بعد حافظ محمد زاہد حجازی نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

بعد ازاں کانفرنس کے منتظم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ علامہ محمد راشد مدنی نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے آنے والے تمام مہمانوں کا خیر مقدم کیا' انہوں نے صدر کانفرنس اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مفکرِ ختم نبوت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم العالیہ کو خطاب جمعہ اور خطبہ و امامت جمعہ کی دعوت دی۔

حضرت اقدس نے اپنے خطاب میں کہا کہ ختم نبوت مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ اور اسلام کو دیگر ادیان سے ممتاز کر دینے والا عقیدہ ہے' اس مسئلے پر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے سب سے زیادہ قربانیاں دیں' اس مسئلے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام کی سربلندی اور دین کی حفاظت کی خاطر جتنی بھی اسلامی جنگیں ہوئیں' ان سب میں شہید ہونے والے صحابہ کرامؓ کی کل تعداد تین سو کے اندر ہے' جبکہ تحفظ ختم نبوت کی خاطر مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ میں بارہ سو صحابہ کرامؓ شہید ہوئے' جن میں سات سو جید عالم اور قرآن مجید کے حافظ اور قاری تھے۔

یہ تو منکرین ختم نبوت کے ساتھ معاملہ ہوا کہ ان سے جنگ ہوئی' دوسری جانب گستاخانِ رسولؐ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کا معاملہ یہ رہا کہ اپنی حیات طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رپورٹ: حافظ محمد فرقان انصاری

نے گستاخانِ رسولؐ کو قتل کروایا اور ایک گستاخ یہودی عورت کے خون کو ہدر قرار دے دیا کہ اس کا خون معاف ہے' ان واقعات کی روشنی میں فقہائے کرامؒ نے ایک اصول مرتب کیا ہے اور یہ اصول چاروں ائمہؒ کے ہاں مسلم ہے کہ اب اگر کوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرے گا تو اسے بہر حال قتل کیا جائے گا' پھر اگر وہ توبہ کرلے تو اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو اب بھی قتل کیا جائے گا لیکن توبہ کرنے کا اس گستاخ کو یہ فائدہ ہوگا کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی' اس کو غسل دیا جائے گا اور اس کو دفن کیا جائے گا' آخرت کا معاملہ اس کے رب کے ہاتھ میں ہے' اور اگر توبہ کے بغیر قتل کردیا گیا تو نہ اس کی نماز جنازہ ہوگی' نہ اسے غسل و کفن دیا جائے گا' بلکہ یوں ہی گڑھا کھود کر اسے دفن کردیا جائے گا' لیکن یہ تمام کام مسلم حکمران کے ذمہ ہے' اور مسلمانوں کے ذمہ یہ ہے کہ اس کام کو کرنے کے لئے مسلم حکمران پر دباؤ ڈالیں۔

انہوں نے کہا کہ اس وقت قادیانی' رسول خدا ﷺ کے نہ صرف گستاخ بلکہ بدترین گستاخ ہیں' مرزا غلام احمد قادیانی جیسے گستاخ کی مثال ماضی میں نہیں ملتی' مرزا غلام احمد قادیانی نے صرف اور صرف رسول اکرمؐ کی اہانت کے واسطے خود کو نامرد لکھا' معاذ اللہ! نقل کفر' کفر نہ باشد' خود کو گندگی کا کیڑا لکھ کر یہ لکھا کہ میں "محمد رسول اللہ" ہوں' مسلمان اندازہ لگائیں کہ یہ کس کو کہا گیا؟ ہمارے ملک کی سپریم کورٹ کے جج نے اس بارے میں بہت خوب ریمارکس دیئے ہیں' کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی توہین کی ہے بلکہ مذاق بھی اڑایا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ کوئی مسلمان' قادیانیوں سے واسطہ نہ رکھے' ان سے لین دین نہ کرے' نہ ان کو اپنی زمین' مکان کرائے پر نہ دے اور نہ ان سے کھیتی باڑی کے لئے زمین لے' نبی اکرم ﷺ سے وفاداری اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ سو میل پیدل سفر کرکے ایک پیسے کی چیز خریدنے جائیں مگر قریب موجود قادیانی سے وہ چیز نہ خریدیں' بلکہ کسی غیر مسلم سے دس روپے مہنگی چیز خرید لیں لیکن کسی قادیانی سے دس روپے سستی چیز نہ خریدیں' اس

لئے کہ عام کافر ہمارے نبی کا گستاخ نہیں' غیرت ایمانی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت خود کو امتحان میں نہ ڈالے اور قادیانیوں کی پشت پناہی ترک کردے۔ خطاب کے بعد حضرت نے نماز جمعہ اور خطبہ کے فرائض سرانجام دیئے۔

بعد نماز جمعہ مولانا حافظ حسین احمد مدنی اندھڑ نے تلاوت کلام پاک سے دوسری نشست کا باقاعدہ آغاز کیا' نعتیہ کلام کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے تحفظ ختم نبوت کی اہمیت پر نماز عصر تک تفصیلی خطاب کیا' بعد نماز عصر تیسری نشست کا آغاز مولانا حافظ حسین احمد مدنی اندھڑ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا' نعت کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے خطاب کیا' ان کے خطاب کے بعد نماز مغرب کا وقفہ ہوا۔

بعد نماز عشاء کانفرنس کی چوتھی اور آخری نشست کا آغاز قاری القراء حضرت مولانا قاری بہاؤ الدین بانجوی نے تلاوت کلام پاک سے کیا' تلاوت کے بعد کانفرنس کے منتظم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد راشد مدنی نے افتتاحی کلمات کے ساتھ جانشین لدھیانوی شہیدؒ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری صاحب کو دعوت خطاب دی' حضرت نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ قادیانی صرف کافر نہیں بلکہ زندیق ہیں' جو مرتد سے بھی زیادہ خطرناک ہوتے ہیں' اس لئے کہ مرتد کو بھی تین دن تک سمجھایا جاتا ہے اور اس کے اشکالات دور کئے جاتے ہیں' پھر اگر وہ نہ مانے تو اسے قتل کیا جاتا ہے' جبکہ زندیق جو اپنے کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر بتاتے ہیں' جیسے قادیانی' تو ان کی توبہ میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ قبول کی جائے یا نہیں' اسے بہرحال قتل کیا جائے گا' جیسے ایک شخص خنزیر کا گوشت بیچے تو یہ جرم ہے' لیکن ایک شخص اس پر بکری کے گوشت کا لیبل لگا کر بیچے تو یہ شخص اس پہلے شخص سے زیادہ خطرناک ہے' قادیانی اسی طرح کا معاملہ ہمارے دین کے ساتھ کرتے ہیں' ان کا عقیدہ ہے کہ قرآن اس دنیا سے اٹھ گیا تھا' دوبارہ مرزا قادیانی پر نازل ہوا' معاذ اللہ! اور مرزا' معاذ اللہ! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہے' اور اس کی جماعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی مانند ہے' اس کی ناپاک بیویاں امہات المومنین ہیں' معاذ اللہ یعنی اسلام کی ہر ہر بات اور حکم پر ان لوگوں نے نقب لگایا ہے' یہ ڈاکو ہیں جنہوں نے تاج ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی ہے' مسلمان انہیں کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے۔

ان کے خطاب کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن' وفاقی شرعی عدالت کے مشیر' مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے ممبر' دارالافتاء والقضاء کوئٹہ کے رئیس مولانا انوارالحق حقانی نے نبوت کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی بنا کسبی نہیں بلکہ وہبی ہوتا ہے یعنی کوئی شخص عبادت کرے تو ولی بن سکتا ہے' غوث بن سکتا ہے اور اللہ کا قرب حاصل کرکے قطب بن سکتا ہے' ابدال بن سکتا ہے' بلکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت جن کو نصیب ہوئی وہ صحابی بن گئے' مگر کوئی خواہ کتنی ہی عبادت کرلے وہ عبادت کے ذریعے نبی نہیں بن سکتا' اللہ جسے چاہے اسے نبوت عطا کرتا ہے۔

ان کے خطاب کے بعد شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب جوں ہی اسٹیج پر تشریف لائے تو حاضرین نے پرجوش نعروں سے ان کا استقبال کیا' شاہین ختم نبوت نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہمیں معلوم ہے کہ مشرف حکومت کس قدر قادیانیت نوازی کے لئے پر تول رہی ہے' مگر یہ مشرف اور اس کے حواریوں کی بھول ہے کہ وہ اتنا آسانی سے پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنادیں گے' یہ ملک مسلمانوں نے اپنے بچے ذبح کرواکر حاصل کیا تھا' اس ملک کی رگوں میں ہزاروں سیدزادوں کا لہو شامل ہے' یہ قادیانیوں کی ماؤں کو جہیز میں نہیں ملا تھا' قادیانی' پاکستان کے بنیادی اور نظریاتی مخالف ہیں' وہ اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں' یہ سب باتیں حکمرانوں کے علم میں ہیں کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی نے بانی پاکستان محمد علی جناح کا جنازہ نہیں پڑھا' اور محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی مصنوعی قبر بناکر اس پر جوتے مارنے والا قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام تھا' یہ قادیانی کیونکر پاکستان کے خیرخواہ ہوسکتے ہیں' پاکستان میں مسلمانوں کے بچے بھوک سے مر رہے ہیں اور قادیانیوں کو پاکستان کی بیوروکریسی میں ملازمتیں دی جارہی ہیں' ہم اس مسلم ملک میں مسلمانوں کے ساتھ یہ اقلیتوں والا سلوک برداشت نہیں کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ حکومت امریکی دباؤ میں آکر توہین رسالتؐ کے قانون اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس میں تبدیلی کا پروگرام بنانے سے پہلے یہ سوچ لے کہ یہ مسئلہ نہ تو بلوچ قبائلیوں کا ہے' نہ کرگل کا اور نہ ہی ایل ایف او کا ہے' یہ مسئلہ مسلمانوں کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے' اس مسئلے پر ماضی میں بھی مسلمانوں نے ہزاروں جانوں کی قربانیاں دیں تھیں اور اب بھی اس مسئلے پر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں' اگر کسی کو اپنی حکمرانی پر ناز ہے تو ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی پر ناز ہے' چلاؤ گولیاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں پر! تمہارے پاکستان میں موجود تمام گولیاں ختم ہوجائیں تو اپنے باپ امریکا' برطانیہ

سے منگوالینا' تمہاری گولیاں ختم ہوسکتی ہیں لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر قربان ہونے والے سینے ختم نہیں ہوسکتے' اگر حکومت نے کسی طرح سے بھی قادیانیت نوازی کرتے ہوئے یا امریکا کو خوش کرتے ہوئے توہین رسالتؐ کے قانون کو ختم کرنے کی سازش کی تو اب تحفظ ختم نبوت کی خاطر ہم عوام کو سڑکوں پر لے آئیں گے۔

ان کے بعد جامع المعقول و المنقول' شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی نے سندھی زبان میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو شخص خود کو مسلمان کہلوا کر قادیانیوں سے لین دین کرے' یا قادیانیوں سے زمین لے یا ان کو زمین دے' میں اس کو مسلمان نہیں' بے غیرت اور دیوث سمجھتا ہوں' اس لئے کہ مسلمان غیرت مند ہوتا ہے' انہوں نے کہا کہ میں خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ اگر قادیانی مجھے اپنی پوری جائیداد دے کر مجھ سے ایک گدھا مانگیں تو میں نہیں دوں گا' قادیانیوں سے بحث و مباحثہ کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں' اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جھوٹے مدعیان نبوت کو کیوں پیدا کیا؟ وہ اس وجہ سے کہ امت کو بتانا مقصود تھا کہ ان کے ساتھ اللہ کے رسولؐ یا ان کے خلفاء نے جو معاملہ کیا' وہ بعد والے بھی کریں۔

کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے مبلغ مولانا خان محمد جمالی اور گمبٹ کے مبلغ مولانا عبدالواحد نے اپنے مخصوص انداز میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب انشاء اللہ! قائد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ جو حکم دیں گے' ہم ہر صورت میں اس کی تکمیل کریں گے۔

آخری خطاب جرنیل مجاہدین ختم نبوت حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب کا ہوا' انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عظمت' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور اہل بیتؓ کی عظمت کا جھنڈا لے کر میدان میں اترے ہیں' ہم نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کے ساتھ نرم رویہ رکھ سکتے ہیں' اور نہ صحابہ کرامؓ کے دشمن کے ساتھ مصالحت کرسکتے ہیں' صحابہ کرامؓ کی محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے' ہمیں دین دیا صحابہ کرامؓ نے' ہمیں قرآن ملا صحابہ کرامؓ سے اور ہمیں قربانی دینا سکھایا صحابہ کرامؓ نے بلکہ قربان ہوکر بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر اس طرح قربان ہوا جاتا ہے' ہمیں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کرکے بتایا کہ اس طرح منکرینِ ختم نبوت سے لڑنا' ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چل کر ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے میدان میں آئیں۔

انہوں نے کہا کہ مطالبات سے نہ ماضی میں کچھ ہوا ہے' نہ اب ہوگا' مسلمان تیاری کریں' اگر ہمارے قائدین ہم سے قربانیاں مانگیں گے تو انشاء اللہ! ہم ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔

رات ڈھائی بجے کانفرنس کی آخری نشست اختتام پذیر ہوئی' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے دعا کروائی۔ کانفرنس کی سرپرستی امیر مرکزیہ' مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ اور نائب امیر مرکزیہ' مخدوم الصلحاء' حضرت مولانا سید انور حسین المعروف نفیس شاہ الحسینی مدظلہ نے اپنی مبارک دعاؤں کے ساتھ اپنی خانقاہوں میں بیٹھ کر کی' جس کا مشاہدہ اہل نظر نے کیا۔

کانفرنس کی جھلکیاں:

☆...... کانفرنس کی صدارت مفکر ختم نبوت حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے فرمائی' نگرانی وکیل ناموس رسالت حضرت علامہ مولانا احمد میاں حمادی مدظلہ نے فرمائی' جبکہ منتظم مولانا محمد راشد مدنی صاحب تھے۔

☆...... کانفرنس صبح گیارہ بج کر دس منٹ پر شروع ہوئی' جبکہ مہمانوں کی آمد کا سلسلہ صبح آٹھ بجے سے شروع ہوچکا تھا۔

☆...... امسال سب سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر حضرت مولانا عبدالواحد اور حضرت مولانا انوار الحق حقانی صبح ٹھیک پانچ بجے بلوچستان ایکسپریس سے تشریف لائے' جن کا یوسی تھری کے ساتھیوں نے مفتی محمد طاہر مکی کی سربراہی میں پرجوش استقبال کیا۔

☆...... ان کے بعد مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم تیز گام ایکسپریس سے صبح آٹھ بجے ملتان سے تشریف لائے' جن کا مولانا محمد راشد مدنی' حافظ محمد فرقان انصاری اور دیگر ساتھیوں نے استقبال کیا۔

☆...... کانفرنس کی دن کی تمام نشستیں مرکزی جامع مسجد ختم نبوت میں منعقد ہوئیں جبکہ اختتامی نشست بعد نماز عشاء ایم اے جناح روڈ پر منعقد ہوئی' سڑک پر بڑا عظیم الشان اسٹیج تیار کیا گیا تھا' اسٹیج پر دس ضرب پندرہ کی ایک انتہائی پرکشش اسکرین لگائی گئی تھی' جس پر ایک جانب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مونوگرام اور دوسری جانب گنبد خضریٰ بنا ہوا تھا جبکہ اس کے نیچے جلی الفاظ میں ''ختم نبوت کانفرنس'' لکھا ہوا تھا' جلسہ گاہ میں مختلف قسم کے بینرز آویزاں تھے' جن پر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ، امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے اقوال رقم کئے گئے تھے اور قائدین ختم نبوت کو کانفرنس میں خوش آمدید کہا گیا تھا۔

☆...... امسال کانفرنس میں سندھ کے مشہور و معروف شاعر اور نعت خواں سید خیر محمد شاہ' سید خدا بخش شاد پڑھیدن' راشد احمد منگی سکھر سے تشریف لائے اور انہوں نے سندھی' اردو زبان میں ختم نبوت پر زبردست نظمیں پیش کیں۔

☆...... پنوں عاقل سندھ سے مولانا قاری حماد اللہ عبیدی' مولانا حبیب اللہ انڈھڑ' نواب شاہ سے مولانا محمد امجد مدنی' سانگھڑ سے مولانا نور محمد' ٹنڈو الہ یار سے مولانا محمد راشد حبیب' مفتی محمد عرفان' میرپور خاص سے مولانا حفیظ الرحمٰن فیض' کوٹری سے حافظ ظہور احمد انڈھڑ اور دیگر رہنما قافلوں کی صورت میں تشریف لائے۔

☆...... کراچی سے حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری کی قیادت میں ایک بہت بڑا قافلہ قبل از نماز مشاء ٹنڈو آدم پہنچا' جس میں مولانا قاضی احسان احمد' صاحبزادہ حافظ محمد سعید لدھیانوی' صاحبزادہ عتیق الرحمٰن لدھیانوی' صاحبزادہ مولانا محمد طیب لدھیانوی' مفتی عبدالقیوم دین پوری' مولانا محمد اعجاز' محمد انور' سید انوار الحسن شاہ اور دیگر رہنما شامل تھے۔

☆...... کانفرنس کی اختتامی نشست میں لاثانی عالم دین مولانا عبدالغفور قاسمی نے اپنے مخصوص انداز میں سندھی زبان میں قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا جسے تمام حاضرین نے سراہا' جبکہ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی اور مجلس بلوچستان کے امیر مولانا عبدالواحد نے اپنی تقریروں سے پورے مجمع کو بلا کر رکھ دیا۔

☆...... کانفرنس کے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد راشد مدنی' مفتی محمد طاہر کی' حافظ محمد زاہد حجازی اور حافظ محمد طارق حمادی نے سرانجام دیئے۔

☆...... مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا محمد نذر عثمانی نے قراردادیں پیش کیں۔

☆...... کانفرنس کی کوریج کے لئے مفتی محمد طاہر کی اور مقامی جماعت کے ترجمان حافظ محمد فرقان انصاری تمام اخبارات سے براہ راست رابطے میں رہے۔

☆...... کانفرنس میں تعلقہ ناظم غلام مرتضیٰ' نائب ناظم محمد شاہد شیخ کے علاوہ ممتاز مقامی علماء کرام مفتی عبدالحی بروہی' مفتی محمد امان اللہ بلوچ' مولانا غلام قادر فاروقی' مولانا عبدالمالک انصاری' بریلوی عالم دین حافظ نیاز احمد' جے یو آئی کے حاجی محمد ہاشم' قاری دھنی بخش لاشاری' مولانا محمد یونس قادری نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

☆...... شبان ختم نبوت کے جانبازوں نے جلسہ گاہ کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا۔

☆...... رات ڈھائی بجے حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

☆...... اخبارات کی رپورٹ کے مطابق کانفرنس میں آٹھ سے دس ہزار کا مجمع تھا۔

☆...... اگلے روز حضرت ناظم اعلیٰ' حضرت علامہ احمد میاں حمادی' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی' حضرت مولانا محمد علی صدیقی اور حضرت مولانا محمد نذر عثمانی صبح ناشتہ کے بعد کانفرنس میں شرکت کے لئے ٹنڈو الہ یار تشریف لے گئے جبکہ حضرت مولانا انوار الحق حقانی کراچی روانہ ہوگئے اور حضرت مولانا عبدالواحد ہفتہ کو رات دس بجے کوئٹہ روانہ ہوگئے جنہیں مولانا محمد راشد مدنی' مفتی محمد طاہر کی سمیت یو سی تھری کے ساتھیوں نے الوداع کہا۔

☆...... کانفرنس میں مولانا محمد راشد مدنی کے ساتھ مقامی جماعت کے امیر حکیم حفظ الرحمٰن' مقامی ناظم محمد اعظم قریشی' ڈاکٹر محمد خالد آرائیں' حافظ محمد فرقان انصاری' ماسٹر محمد سلیم نے انتظامات سنبھالنے میں بھرپور کردار ادا کیا۔

قراردادیں:

☆...... قادیانی اندرون سندھ مسلمانوں کو مرتد بنانے کی غیر آئینی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حکومت ان کی تمام تر غیر آئینی و ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے۔

☆...... یہ اجتماع تحفظ ختم نبوت سے متعلق لٹریچر جن میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے قادیانیت کا اصلی روپ دکھایا ہے اور مسلمانوں کو قادیانیوں سے بچتے رہنے کو کہا ہے' جو کہ قانونی حق ہے' اس پر سندھ حکومت کی جانب سے لگائی جانے والی پابندی کو مسترد کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی وہ خباثت سے بھری کتب جن کو دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے' آج بھی پاکستان کے شہر چناب نگر میں چھپ کر پورے پاکستان میں فروخت ہورہی ہیں' ان پر فی الفور پابندی عائد کی جائے' قادیانیوں کے اخبار الفضل' جس میں آئے دن اسلام کے خلاف کوئی نہ کوئی بکواس درج ہوتی ہے' اس پر بھی پابندی عائد کی جائے۔

☆...... قادیانیوں نے آج تک پاکستان کی قومی اسمبلی اور سپریم کورٹ سمیت ملک کی چاروں ہائی کورٹس کے فیصلوں کو پاؤں تلے روندا اور انہیں نہیں مانا ہے' آج تک وہ اسلامی شعائر استعمال کرتے رہے ہیں' انہیں اسلامی شعائر استعمال کرنے سے روکا جائے۔

☆...... شیخ الحدیث ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید' مفتی عبدالسمیع انڈھڑ شہید' مولانا محمد عبداللہ شہید' مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید' ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی شہید' مفتی محمد جمیل خان شہید' مولانا نذیر احمد تونسوی شہید کے قاتلوں کو حکومت گرفتار کرے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچانے میں سنجیدہ بنے' انہیں صرف اور صرف قادیانیوں نے ہی قتل کیا

ہے یہ تمام کے تمام بنوری ٹاؤن کے اساتذہ تھے اور بنوری ٹاؤن تحریک ختم نبوت کا مرکز ہے' اس لئے کراچی کے تمام بڑے بڑے قادیانیوں کو گرفتار کیا جائے تو قاتل خودنکل آئیں گے۔

☆...... ملک کے اندر حالیہ بحران سمیت تمام بحرانوں میں قادیانی لابی یا ملک میں اہم عہدوں پر براجمان قادیانی ملوث ہیں' حکومت ہوش سے کام لے اور پاکستان کی بیوروکریسی سے تمام قادیانیوں کو برطرف کرے۔

☆...... پاک فوج کا موٹو جہاد ہے جبکہ قادیانی نہ صرف جہاد کے منکر ہیں بلکہ ان کے ہاں جہاد حرام ہے' اب اگر پاک' بھارت جنگ چھڑ جائے تو پاک فوج میں بیٹھے قادیانی افسران اپنے مذہب کی پیروی کرتے ہوئے ملک کے خلاف بغاوت کر سکتے ہیں' اس لئے یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ پاک فوج سے قادیانیوں کے انخلاء کو یقینی بنایا جائے اور ان کی جگہ پہ مسلمان پاکستانی بھرتی کیے جائیں۔

☆...... یہ اجتماع آئل اینڈ گیس ڈیولپمنٹ کمپنی (OGDC) کے سابق مسلمان افسر جس نے ایک سال کے اندر اربوں روپے پاکستان کو بچا کر دیئے' بغیر کسی الزام کے اس مسلمان افسر کو ہٹا کر اس کی جگہ راشی قادیانی افسر کو بھرتی کرنے کے فیصلے کو قادیانیت نوازی قرار دے کر اس کو مسترد کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ خدارا پاکستان کو بچایا جائے اور مسلم افسران بھرتی کئے جائیں۔

☆...... یہ اجتماع دجال' ریاض احمد گوہر شاہی کی نام نہاد تنظیم انجمن سرفروشان اسلام کی ارتدادی سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اس تنظیم پر پابندی عائد کی جائے اور اس کی شائع کردہ تمام ارتدادی کتب ضبط کی جائیں۔

توہین رسالتؐ کے قانون میں کسی قسم کی تبدیلی برداشت نہیں کی جائے گی

قادیانی فوجی افسران اپنے مذہب کی پیروی کرتے ہوئے ملک کے خلاف بغاوت کر سکتے ہیں

پاک فوج سے قادیانیوں کے انخلاء کو یقینی بنایا جائے

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان' تربت میں ذکری فرقے کی جانب سے کعبہ بنانا' کعبۃ اللہ کی توہین ہے' اس زمین پر بیت اللہ ایک ہی ہے' جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ میں تعمیر کیا تھا' تربت کے اس مصنوعی کعبہ کو مسمار کیا جائے اور قادیانیوں کی طرح ذکری فرقے کو بھی قومی اسمبلی میں بلوا کر ان پر جرح کر کے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے' یہ اجتماع اس بارے میں دینی جماعتوں کے اتحاد متحدہ مجلس عمل سے بھی اپیل کرتا ہے کہ وہ ذکریوں کے نام نہاد حج کو بند کروانے اور جعلی کعبہ مسمار کروانے کے لئے حکومت پر دباؤ ڈالے۔

☆...... پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں میں توہین رسالتؐ، توہین قرآن اور امتناع قادیانیت کے قوانین کی خلاف ورزی کے سینکڑوں مقدمات قادیانی حربوں کی وجہ سے التوا کا شکار ہیں' یہ اجتماع سپریم کورٹ آف پاکستان سے درخواست کرتا ہے کہ سپریم کورٹ اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے ان مقدمات کو جلد نمٹانے کا آرڈر جاری کرے۔

☆...... یہ اجتماع دینی مدارس کے مسئلے پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے موقف کی حمایت کرتے ہوئے حکومت کی جانب سے دینی مدارس میں بے جا مداخلت کو مسترد کرتے ہوئے اسے امریکی سازش قرار دیتا ہے۔

☆...... یہ اجتماع وزارت تعلیم کی جانب سے نصاب سے قرآنی آیات کے اخراج کی پرزور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اسکولوں کے نصاب میں قرآنی آیات شامل کی جائیں۔

☆...... یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلام اور علماء کے خلاف حکومتی سطح پر ہرزہ سرائی بند کی جائے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تمام گستاخ ممالک جنہوں نے گستاخانہ خاکے شائع کئے' جن میں ڈنمارک' سوئٹزر لینڈ' امریکا' برطانیہ اور ناروے سرفہرست ہیں' ان ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کرے اور ان کا معاشی بائیکاٹ کرے' بالخصوص ناروے جس نے یہ خاکے اپنے نصاب تعلیم میں شامل کرنے کا اعلان کیا ہے' اس کی کمپنی ٹیلی نار کو پاکستان میں نہ چلنے دیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اندراج کیا جائے' اس لئے کہ فارم میں تو چھپ چھپا کر آدمی جھوٹ لکھوا سکتا ہے کہ وہ صرف ابتدا میں ہی پکڑا جا سکتا ہے' جبکہ اگر شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ہو تو زیادہ دن تک جھوٹ چھپ نہیں سکتا۔

☆......توہین رسالتؐ کے قانون کے حوالے سے یہ اجتماع حکومت کو خبردار کرتا ہے کہ اس قانون میں کسی قسم کی تبدیلی برداشت نہیں کی جائے گی۔

☆...... یہ اجتماع امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ اور نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس سید نفیس شاہ الحسینی مدظلہ کو اس پیرانہ سالی میں تحریک کی قیادت کرنے پر زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی صحت اور درازی عمر کی دعا کرتا ہے۔

☆☆............☆☆

اُفق سے زندگی کی دیکھ وہ ابھری کرن ساقی

حضرت جگر مراد آبادیؒ

کہاں سے بڑھ کے پہنچے ہیں کہاں تک علم و فن ساقی
مگر آسودہ انساں کا نہ تن ساقی نہ من ساقی
یہ سنتا ہوں کہ پیاسی ہے بہت خاکِ وطن ساقی
خدا حافظ چلا میں باندھ کر سر سے کفن ساقی
سلامت تو' ترا مے خانہ' تیری انجمن
مجھے کرنی ہے اب کچھ خدمت دار و رسن ساقی
رگ و پے میں کبھی صہبا ہی صہبا رقص کرتی تھی
مگر اب زندگی ہی زندگی ہے موج زن ساقی
کبھی میں بھی تھا شاہد در بغل' توبہ شکن مے کش
مگر بنتا ہے اب خنجر بہ کف' ساغر شکن ساقی
نہ لا وسواس دل میں جو ہیں تیرے دیکھنے والے
سرِ مقتل بھی دیکھیں گے چمن اندر چمن ساقی
جو دشمن کے لئے بھی سر سے اپنے کھیل جاتے ہیں
دلِ خوباں میں چبھتا ہے انہیں کا بانکپن ساقی
ترے جوشِ رقابت کا تقاضا کچھ بھی ہو لیکن
تجھے لازم نہیں ہے ترکِ منصب دفعتہً ساقی
ابھی ناقص ہے معیارِ جنوں' تنظیمِ مے خانہ
ابھی نامعتبر ہے تیرے مستوں کا چلن ساقی

☆

وہی انساں جسے سرتاجِ مخلوقات ہونا تھا
وہی خود ہی رہا ہے اپنی عظمت کا کفن ساقی
لباسِ حُریت کے اڑ رہے ہیں ہر طرف پرزے
بساطِ آدمیت ہے شکن اندر شکن ساقی
مجھے ڈر ہے کہ اس ناپاک تر دورِ سیاسی میں
بگڑ جائے نہ خود میرا مذاقِ شعر و فن ساقی
کہیں ملحد نہ بن جائیں مرے افکار سنجیدہ
کہیں مرتد نہ ہوجائے مرا ذوقِ سخن ساقی
کہیں خود حسن رہ جائے نہ قومی ملکیت بن کر
کہیں خود عشق ہوجائے نہ محدود وطن ساقی
کہاں میں رند سرگشتہ' کہاں یہ دعوے تمکین
سمجھ لے اس کو بھی میرا اک اندازِ سخن ساقی
عجب کیا ہے یہ بہکی بہکی باتیں رنگ لے آئیں
بہت باہوش رہتا ہے مرا دیوانہ پن ساقی
نمودِ صبح کاذب ہی دلیل صبح صادق ہے
اُفق سے زندگی کی دیکھ وہ ابھری کرن ساقی
بدہ جامِ مے باقی کہ در جنت نہ خواہی یافت
سوادِ ساحل گنگا و گل گشتِ چمن ساقی

عالمی مجلس
تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے
زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون، 4583486-4514122 فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ، مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ، رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد	سید نفیس الحسینی	(مولانا) عزیز الرحمن
امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	ناظم اعلیٰ